عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳۶

مقام خلفائے راشدینؓ
احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

قوت گویائی
اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت

غزوہ خندق
سیرت نبوی ﷺ سے ایک ورق

شکاگو میں پہلی عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
سرزمین امریکہ میں حق و صداقت کے پیغام کی گونج

کیونز ادریس پیئرس رابرٹ ڈاہم — جنکی علیحدگی کے سبب الاسلام سنڈیز چھپ گیا

بم تیج پر اصلی عیسائیوں اور نقلی عیسائیوں (قادیانیوں) کے درمیان ایک دلچسپ بحث

آنحضرتؐ کے بارے میں ایک غیر مسلم شاعر کا اعتراف حق

جو شخص سرینگر میں حضرت مسیحؑ کی قبر ثابت کردے اسکو ۵۰ ہزار روپے انعام کا چیلنج

بزم ختم نبوت

ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے

حاجی محمد برکت

ذکری ایک مذہب ہے۔ جس کا نہ کوئی نبی نہ کتاب ہے۔ نہ کوئی ضابطہ حیات ہے۔ نہ کوئی ضابطہ اخلاق ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے مذہبی پیشواؤں نے اپنے مذہب کے عقائد و اعمال سے متعلق کچھ بھی لکھا تو وہ قلمی بیاض کی شکل سے آگے نہیں پھیلایا گیا۔ جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ذکری ملائی خوب جانتے تھے۔ کہ ان کے مذہب کی حقیقت کچھ نہیں۔ اگر ان کی کتابوں میں مندرج عقائد و اعمال عوام کالانعام میں رائج کردہ خرافات کو کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا تو ان کا پول کھل جائے گا۔ ان کا اصل مقصد یعنی

ع شاعری ہے اک بہانہ مانگ کھانے کیلئے۔

کھل کر ظاہر ہو جائے گا۔ ذکری مذہب حقیقت میں فرقہ مہدویہ کی۔ ایک شاخ ہے۔ مہدویہ فرقہ میراں سید محمد جونپوری کی طرف منسوب ہے مختلف جگہوں میں ان کے مختلف نام ہیں۔ کہیں یہ لوگ مہدوی کہلاتے ہیں۔ کہیں دائرہ والے کہیں مصدق، کہیں ذکری، کہیں داعی، کہیں طائی کا نام رکھتے ہیں۔ مہدوی تحریک ص ۵

۲:۔ میراں سید محمد جونپوری جمادی الاولیٰ بروز پیر ۸۴۷ھ مطابق ۱۴۴۳ء جونپور ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید عبداللہ، بارہویں قسط میں موسیٰ کاظم تک سلسلہ نسب جا پہنچتا ہے۔ والدہ کا نام آمنہ خاتون عرف انما

ملک ہے۔ ص ۳۵ مہدوی تحریک۔ سندھ کے عوام سید محمد جونپوری کو میراں سائیں اور مکران و قلات و ایران کے ذکری نور پاک کے لقب سے ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جمادی الاولیٰ ۸۸۶ھ میں جونپور کو چھوڑ کر مختلف علاقوں میں گشت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۹۰۰ھ میں احمد نگر پہنچے۔ اور ۹۰۱ھ میں حج کے لئے چلے گئے۔ نو ماہ مکہ معظمہ میں قیام رہا۔ اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ میری ذات نبی ہے۔ جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا۔ اور محمد رسول اللہ نے و انبیاء کرام سابق نے جس کی آمد کی خبر دی تھی۔ اور یہ کہا کہ مہدی آخر زمان میری ذات ہے۔ تحریک مہدوی ص ۴۴

فراہیں ۱۹۔ ذیقعدہ ۹۱۰ھ میں روز دو شنبہ کو جہنم رسید ہوا تھا۔ مہدوی تاریخ مختصراً ص ۴۲۔

۳:۔ ذکریوں کا کلمہ جدا ہے۔

لا الہ الا محمد مہدی رسول اللہ

(عمدۃ الوسائل ص ۱۴)

ان کے جدید کلمے میں نور پاک کا حوالہ بھی ہے میں ذکری ہوں۔ ص ۳۶ ج ۱

۴:۔ ذکری نماز کے بھی منکر ہیں۔ جو اسلام کا ایک اہم رکن ہیں۔ جس کے منکر ہونے سے آدمی کافر ہوتا ہے۔

۵:۔ یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ اور خانہ کعبہ کو قبلہ تصور نہیں کرتے۔ اور کوہ مراد پر جا کر حج کرتے ہیں۔ جو تربت مکران کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ ص ۱۷

ضروری اپیل :۔ چونکہ بلاشک و شبہ ذکری لوگ غیر مسلم ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے مملکت اسلامیہ پاکستان میں ان کی جدا حیثیت متعین کر کے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں آئین میں دفعہ موجود ہے۔

مرزا قادیانی کتنا صحت مند تھا

● عبدالخالق رحمانی علی والا بصیرہ منظفر گڑھ

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی، دوسری نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت پیشاب مرزا کو دق کی بیماری بھی تھی۔ یہ بیماری باپ کے زمانے سے تھی۔ باپ اس کے علاج کے طور پر اسے بکری کی پائے کا شوربا پلایا کرتا تھا۔ اس بیماری میں مرزا کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔ مرزا کو بعض دماغی امراض بھی تھے اور مرگی کا دورہ بھی پڑتا تھا۔ سر درد تو اکثر رہتا ہی تھا۔ مرزا کو پیشاب کا مرض بھی تھا۔ ہر روز پیشاب کثرت سے آتا۔ بلکہ ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ پیشاب آتا تھا۔ اور اس سے بہت کمزوری ہو جاتی تھی۔ ایک جگہ مرزا لکھتا ہے۔ مجھے دو بیماریاں مدت سے تھیں۔ ایک شدید سر درد جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا اور ہولناک بیماریاں پیدا ہو جاتی تھیں۔ اور یہ مرض تقریباً ۲۵ برس تک رہا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دوران سر بھی تھا۔ اور حکیموں نے لکھا ہے کہ ان بیماریوں کے نتیجے میں آخر کار مرگی ہو جایا کرتی تھی۔ میرے بڑے بھائی غلام قادر بھی مرگی میں مبتلا ہو کر مر گئے تھے۔ اس لئے میں دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ ایک مرتبہ میں نے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی چار ٹانگوں والی بلا جو بھیڑ کے قد کے برابر تھی۔ اور جس کے بڑے بڑے بال تھے۔ اور بڑے بڑے پنجے تھے۔ مجھ پر حملہ کرنے لگی۔ میرے دل میں

باقی صفحہ ۱۴ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۸ تا ۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق ۹ تا پندرہ دسمبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 26

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

اِس شمارے میں

(۱) کنور ادیس نہیں راجہ داہر - اداریہ ۵
(۲) مولانا عزیز گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۶
(۳) محسن انسانیت حضرت محمدؐ کے چند معجزات ۷
(۴) غزوہ خندق - سیرت نبویؐ سے ایک ورق ۸
(۵) مقام خلفائے راشدینؓ احادیث نبوی کی روشنی میں ۹
(۶) قوت گویائی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ۱۲
(۷) قبر مسیحؑ پر ایک دلچسپ بحث ۱۳
(۸) بھارت میں مسلم خون کی ارزانی ۱۷
(۹) ننگا گو میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۸

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی - ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۲۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمد داؤد یوسف صاحب — برما
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
● حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
○ وینکوور — جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن — عامر رشید
○ وینی پیگ — میاں حمید
○ ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
○ مونٹریال — آفتاب احمد
○ واشنگٹن — کرامت اللہ
○ شکاگو — محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس — مزمل سعید
○ میکو منٹو — چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
○ قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی — قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
○ برما — محمود یوسف
○ باربیڈوس — اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ — لے رکیو انصاری
○ برطانیہ — محمد اقبال
○ اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک — محمد ادریس
○ ناروے — میاں اشرف جاوید
○ افریقہ — محمد میر افریقی
○ ماریشش — محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش — محی الدین خان
○ مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور — سید ہیر حسن بخاری

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

مقام تاجدار ختم نبوت

ایک غیر مسلم کا اعتراف

وہ سندر چہرہ نور بھرا وہ رام سرولی متوالا !!!!
دلدار تھا دلداروں میں سردار تھا سرداروں میں !

لولاک لما کا تاج دھرے وہ کملی والا من موہن !!
توحید کی مایا لے کر وہ پھرتا تھا بازاروں میں !!

وہ سورج بنسی غار حرا سے آیا اتم نگری میں !!!!
تھے کرپا آپ نرائن جی کی مکتی کے اظہاروں میں !

وہ جگت گیانی من موہن واقف تھا اس کے رازوں سے
گن گیا کو لیکر آیا تھا وہ غفلت کے بیماروں میں !

میں سیس نواؤں چرنن لاگوں نام محمد جس کا ہے !!!
شوبورا ور دیش کئے سب داخل جنے ہر کے بہاروں میں

آنند کے گر سکھلائے گیؤ اور گھٹ گھٹ میں بتلائے گیؤ
تھا وہ گیانی لاثانی پرمیشر کے اوتاروں میں !!!

ہم داس رہیں گے مرتے دم تک یار داس گر گیانی کے !!
ہیں روپ سروپ محمد کے یاں قدرت کے آثاروں میں !!

تم لے لے اس کا نام حمید اپدیش کر واس نگری میں
یہ گیان دھرم کی آن نہیں جا کر چھپنا غاروں میں

سندر لال حمید

اداریہ

کنور ادریس نہیں راجہ داہر ـــ جس کی علیحدگی سے باب الاسلام سندھ بچ گیا

ایک عرصہ سے پاکستان کے عوام بالعموم اور صوبہ سندھ کے عوام بالخصوص یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے تھے کہ

"مرتد، زندیق، ملحد، بے ایمان اور قادیانی کافر کنور ادریس کو صوبہ سندھ کے چیف سیکرٹری کے عہدے سے ہٹایا جائے۔"

یہ مطالبہ ملکی اور قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جارہا تھا۔ کیوں کہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے۔ اور یہاں کی اکثریت مسلمان ہے۔

صوبہ سندھ جسے باب الاسلام کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین پر سندھ اور بلوچستان کے راستے اسلام آیا۔ اور یہاں اپنی صداقت کے جھنڈے گاڑ دیئے ایسے میں باب الاسلام پر کسی کافر، مرتد اور زندیق کو مسلط کرنا ایسا ہی تھا۔ جیسے راجہ داہر برسراقتدار آگیا ہو۔ چنانچہ صوبہ سندھ کے بہادر، اسلام کے سچے شیدائی اور غیرت مند مسلمان کنور ادریس کے روپ میں اس نئے راجہ داہر کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اسی لئے اس کی برطرفی کا مطالبہ زور پکڑتا جارہا تھا۔ قریب تھا کہ یہ مطالبہ کسی تحریک کی شکل اختیار کرتا کنور ادریس کو اس کے عہدے سے الگ کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ نئے چیف سیکرٹری صاحب نے یہ منصب سنبھال لیا۔ یہ مطالبہ اس لئے بھی حقیقت پر مبنی تھا کہ قادیانی

- خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی اور گستاخ ہیں۔
- مغربی استعمار، یہودی، بھارتی سامراج اور دوسری اسلام دشمن طاقتوں کے آلۂ کار اور جاسوس ہیں۔
- اپنے نام نہاد امام اور خلیفہ کی ہدایت کے مطابق انہوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اہم کردار ادا کیا۔ اور اب باقی ماندہ پاکستان کو توڑنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔
- ان کے لیڈروں کی لاشیں ربوہ میں امانتاً دفن ہیں۔ جوں ہی مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق اکھنڈ بھارت بنے گا۔ اور حالات سازگار ہوں گے قادیانی اپنے لیڈروں کی لاشیں قادیان لے جائیں گے۔
- اس وقت ملک میں بہت سے مقامات پر قادیانیوں نے لاقانونیت کا ارتکاب کیا ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ قادیانی پاکستان کے بدخواہ ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ پاکستان قائم رہے۔
- کسی بھی قادیانی پر خواہ وہ کسی کلیدی عہدے پر ہو یا غیر کلیدی عہدے پر ہرگز اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ حالات و واقعات نے یہ بات ثابت کر دی کہ وہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کے اہم راز اور مبینہ "اسلامی بم" کا ماڈل امریکن سی آئی اے کو پہنچا چکے ہیں۔

صوبہ سندھ جہاں ایک حساس ترین صوبہ ہے۔ وہاں یہ پاکستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کنور ادریس جیسے پاکستان اور اسلام کے دشمن چیف سیکرٹری کی برطرفی کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔ جو الحمدللہ پورا ہو چکا ہے۔ جس پر صوبہ سندھ اور پاکستان کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو کوششیں ہو سکیں اس نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہفت روزہ ختم نبوت ادارتی کالموں کے ذریعے بار بار حکمرانوں کو جھنجھوڑتا رہا۔ لیکن اس سلسلہ میں ملک کے ممتاز سیاستدان قومی اسمبلی کے معزز رکن اور جمعیۃ علماء اسلام (پاکستان) کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے مرکزی اور صوبائی حکمرانوں کو توجہ دلائی کہ کنور ادریس کو فوراً ہٹایا جائے۔ وعدوں کے باوجود حکومت ٹال مٹول کی پالیسی پر عمل پیرا رہی۔

تا آنکہ قومی اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی۔ جس پر مولانا موصوف نے زوردار تقریر کی۔ راقم الحروف نے ریڈیو پر مولانا کی وہ تقریر سنی ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

باقی صفحہ ۲۶ پر

اسیر مالٹا مجاہد اعظم حضرت مولانا

عزیر گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریر
مولانا محمد جمیل خان

تحریک آزادی ہند میں حضرت مولانا محمود الحسن المعروف شیخ الہند کا اسم گرامی صف اول کے رہنماؤں میں ہوتا ہے اور جو مورخ بھی تحریک آزادی ہند پر قلم اٹھائے گا حضرت شیخ الہند اور ان کے رفقاء کرام اور دارالعلوم دیوبند کے کردار کو تحریر کئے بغیر گزر نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ باوجود مخالفت شدیدہ کے ان علماء کرام کے کردار کو ہر ذی شعور شخص نے عقیدت و تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس قافلہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کے ایک "عظیم فرزند" مجاہد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے مایہ ناز تلمیذ رشید سفر و حضر، ریل اور جیل کے ساتھی، حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم دینی بھائی اور ان کی تحریک کے سب سے بڑے مؤید، دارالعلوم دیوبند کے مامور سپوت و فاضل، جنگ آزادی کے صف اول کے رہنما، تقویٰ و صلاح کے عظیم پیکر، ریاکاری اور نام و نمود کے دشمن، تواضع و انکساری کی ضرب المثل شخصیت "حضرت مولانا عزیر گل" تھے۔ جو گزشتہ جمعرات بتاریخ 16 ربیع الثانی 1410ھ مطابق 16 نومبر 89ء کو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے رب ذوالجلال کی ذات۔ اس اصول نے نہ پہلے کسی کو چھوڑا ہے اور نہ ہی آئندہ اس اصول سے کسی کو مفر ہے۔

سن ہجری کے مطابق حضرت مولانا عزیر گل صاحب ۱۳۰۷ھ کو نوشہرہ کے قریب گاؤں "زیارت کاکا صاحب" میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں علاقے کے بہت بڑے بزرگ "شیخ رحمکار کاکا صاحب" کی طرف منسوب ہے۔ یہ بہت بڑے عالم اور وقت کے کامل بزرگ تھے جن کے اثرات سے اطراف میں دین کی بہت خدمت ہوئی۔ حضرت مولانا عزیر گل صاحب کا تعلق اسی بزرگ خاندان سے تھا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا سے آئندہ زندگی میں جہاد کا عظیم کام لینا تھا اس لئے بچپن ہی سے والد صاحب نے مجاہدانہ انداز میں تربیت کی پہاڑوں سے لکڑیاں کاٹ کر لانا، گھر وغیرہ کی مرمت کیلئے دور دراز سے پتھروں کا جمع کرنا اور اپنے ہاتھوں سے گھروں کا تعمیر کرنا اس کی عادت والد صاحب نے بچپن ہی سے ڈالدی تھی تاکہ آئندہ زندگی میں نزاکت آڑے نہ آئے۔ بچپن کی اسی پر مشقت زندگی کی وجہ سے سو سال کی عمر کے باوجود جسم اتنا مضبوط تھا کہ دیکھنے والا حیرت میں پڑ جاتا۔ بیماری سے قبل تک اپنے تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد جب درس نظامی کی تعلیم کا وقت شروع ہوا تو اپنے علاقے کے دیگر علماء کرام کی طرح بڑی کتابوں کیلئے دارالعلوم دیوبند کی طرف رخ کیا کیونکہ اس وقت ہندوستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہی دارالعلوم دیوبند تھی اور جب تک کوئی شخص سند حدیث کا سلسلہ دارالعلوم دیوبند سے نہ جوڑتا قوم کو اس پر اعتماد ہی نہیں ہوتا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لینے کے بعد آپ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی مجلس میں تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ الہند کی مجلس جاری تھی اور لوگ علم و معرفت کے اس سمندر سے موتی چن رہے تھے آپ جیسے ہی مجلس میں پہنچے اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کے چہرہ اقدس پر نگاہ پڑی فریفتہ ہوگئے اور پھر زندگی بھر حضرت شیخ الہند کی غلامی کو اپنا لیا۔ مجلس کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا نام ہے...... جواب دیا...... عزیر گل...... کہاں سے آئے ہو...... صوبہ سرحد سے...... کیا کرتے ہو...... دارالعلوم دیوبند میں طالب علم ہوں...... یہاں کیوں آئے ہو...... آپ کی خدمت کرنے...... حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کا بے تکلفانہ انداز اتنا پسند آیا کہ آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ دیکھنے والے ایسا محسوس کرتے تھے کہ گویا آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔

حدیث کی تعلیم کیلئے حضرت مولانا عزیر گل صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام کتابیں اپنے مخدوم اور مشفق بزرگ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ ہی سے پڑھنی ہیں اس لئے دورہ حدیث کی تمام کتابیں ایک ایک کرکے اپنے استاد محترم حضرت شیخ الہند سے کئی سالوں میں مکمل فرمائیں اور تمام حدیث کی کتابوں کی سند صرف اپنے شیخ حضرت شیخ الہند ہی سے حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اپنے شیخ کے حکم سے جدوجہد آزادی میں حضرت شیخ الہند" مولانا عبیداللہ سندھی، حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء کرام کی معیت میں کام شروع فرمایا۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مولانا عزیر گل صاحب پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔ اور اہم اور خفیہ کارروائیوں کے لئے آپ حضرت مولانا عزیر گل صاحب کا ہی انتخاب فرماتے۔

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی آپ بیتی نقش حیات میں تحریر فرماتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں آزادی کی تحریک کیلئے حضرت شیخ الہند نے مولانا عزیر گل کو کئی مرتبہ بھیجا اور انہی کی کوششوں سے سرحد کے بڑے بڑے علماء کرام اور دیندار حضرات کو اس تحریک میں شامل کیا گیا۔ خاص طور پر حاجی ترنگ زئی کی حمایت مولانا عزیر گل صاحب کی مساعی ہی سے حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ خفیہ اور اہم امور حضرت مولانا عزیر گل صاحب انجام دیتے تھے۔

جدوجہد آزادی کی اس تحریک میں جہاں حضرت مولانا عزیر گل صاحب نے صوبہ سرحد وغیرہ کے دورے کرکے وہاں کے علماء کرام کو اس طرف متوجہ کیا وہیں حضرت شیخ الہند کے ساتھ جمعیت الانصار کے پلیٹ فارم سے ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے بھی دورے کرکے مسلمانوں اور اہل ہند کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔

تحریک ریشمی رومال حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عظیم تحریک ہے جو اگر کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی تو ہندوستان نہ صرف 47ء سے قبل آزاد ہو جاتا بلکہ یہ ایک اسلامی مملکت کے طور پر آزادی حاصل کرتا لیکن بدقسمتی سے قبل از وقت راز افشا ہو جانے کی بنا پر یہ تحریک کامیاب نہ ہو سکی۔

اس تحریک کے سلسلے میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز مقدس کا سفر کیا اس سفر میں حضرت مولانا عزیر گل صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ حجاز مقدس میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے شریک فرمایا۔ تحریک کا راز افشا ہونے کی بنا پر حکومت برطانیہ نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کرام کو گرفتار کرکے "مالٹا" کے جیل میں بھجوا دیا۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عزیر گل صاحب کی گرفتاری اس سلسلے میں نہیں تھی لیکن ان دونوں حضرات نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ استاد محترم کو اس نازک وقت میں اکیلا چھوڑ دیا جائے اس لئے ان دونوں بزرگوں نے رضاکارانہ طور پر اپنی گرفتاری پیش کی اور اس طرح وفا کی وہ مثال پیش کی جو اب تاریخ میں سنہری حرفوں سے محفوظ ہو گی۔

اس قید کے دوران ان علماء کرام کو سخت مصائب اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی مرتبہ قتل کی کوششیں کی گئیں۔ توہین اور بدکلامی کا سلسلہ دراز روا رکھا گیا لیکن حضرت شیخ الہند" اور ان کے رفقاء کرام نے دین اسلام کی سربلندی اور وطن کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے یہ تمام تکالیف خندہ پیشانی سے نہ صرف برداشت فرمائیں بلکہ خوشی خوشی قبول فرمائیں۔ سخت سردی کی حالت میں گرم پانی کا کوئی انتظام نہیں...... حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کمزور اور بیمار تہجد کا وقت...... عجیب پریشانی کی حالت...... لیکن حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عزیر گل صاحب نے حق خدمت ادا کرتے ہوئے ایسا کردار پیش کیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں بہت ہی کم ملے گی۔ حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی "اسارت مالٹا" میں تحریر فرماتے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں گرم پانی دستیاب نہیں...... حضرت استاد محترم تہجد کیلئے وضو فرماتے تھے ان کے لئے کیا انتظام کیا جائے...... آخر کار ذہن میں اللہ تعالیٰ نے تدبیر ڈالی...... رات کو برتن میں پانی بھر کر نصف رات تک میں اور نصف رات تک مولانا عزیر گل اس پانی کو اپنے پیٹ کی گرمی سے گرم کرتے تھے تاکہ صبح حضرت استاد محترم کو ٹھنڈے پانی سے تکلیف نہ ہو۔

رات کو باری باری دونوں بزرگ حضرت شیخ الہند کا بدن دباتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک افسر نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کی۔ کئی مرتبہ سمجھانے کے باوجود وہ باز نہ آئے...... حضرت مولانا عزیر گل صاحب نے پکڑ کر پیٹ ڈالا...... مقدمہ چلا...... جج کے سامنے بیان دیا کہ حضرت

باقی صفحہ ۲۶ پر

محسنِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات

حاجی ایم شبیر احمد چوہدری جہلم

انسانوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے ہر قوم میں انبیاء کرام مبعوث ہوئے۔ اور سب سے آخر میں اشرف الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کے لئے اپنے نبیوں کو معجزات عطا کئے۔

لیکن خدا نے آخری پیغمبر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ معجزات عطا فرمائے مگر اعلان نبوت سے پہلے دنیا آپ کا معجزہ دیکھ رہی ہے۔ کہ تاریکی کے اس ماحول میں جب کہ روشنی کی ایک کرن بھی نظر نہیں آتی۔ اس سے زیادہ عجیب بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ایسی پاکیزہ اور پارسائی کی زندگی گذارتے نظر آتے ہیں۔ جو کسی کی ریس ہے نہ نقل، نہ کسی کی تقلید ہے نہ پیروی نہ کسی سے تعلیم حاصل کی نہ تربیت پائی۔ عقل والوں کے لئے یہی ایک معجزہ آپ کی نبوت تسلیم کر لینے کے لئے کافی ہے۔ یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات ہیں۔ چیدہ چیدہ معجزات درج ذیل ہیں۔

- جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر علامت کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھوڑے سے کھانے سے بہت بڑی جماعت کو شکم سیر فرمایا۔
- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھوڑا سا کھانا سب جماعت کے لئے کافی ہو گیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتہائے مبارک کے درمیان سے پانی بہنے لگا۔ جس سے پیاسے لشکر نے پیٹ بھر کر پانی پیا۔ اور سب نے وضو کیا۔
- مقام تبوک کا چشمہ خشک ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو سے بچا ہوا پانی اس میں ڈال دیا۔ تو کنواں پانی سے ابلنے لگا۔
- کفار کے ایک لشکر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر کر مٹی پھینک دی تو سب اندھے ہو گئے
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر بننے سے پہلے خطبہ کے وقت ایک کھجور کی لکڑی سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب نئے منبر پر خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس لکڑی سے رونے کی آواز آنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لکڑی کو سینے سے لگایا۔ تو وہ خاموش ہو گئی
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غازی کے متعلق جو جہاد میں شریک تھا۔ یہ خبر دی کہ اہل جہنم میں سے ہے۔ حالانکہ اس کے اعمال سے اس کا ظہور نہ ہوا تھا۔ پھر اس طرح ظاہر ہوا کہ اس نے خودکشی کر لی۔ اور حرام موت مرا۔
- ہجرت کیلئے نکلنے سے پہلے سو قریشی نوجوانوں کا پہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر لگا ہوا تھا۔ چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور سب کے سروں پر مٹی ڈالی۔ مگر آپ کو کسی نے نہ دیکھا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد درمیانہ تھا۔ مگر یہ معجزہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دراز قد آدمیوں کے ساتھ چلتے یا کھڑے ہوتے تو ان سے اونچے رہتے تھے
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابی بن خلف قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ غزوہ احد میں اس کو معمولی خراش آئی۔ اور وہ مر گیا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زہر دیا گیا۔ اس مسموم گوشت نے خود آنحضرت کو خبر دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زہر کھا لینے کے باوجود اس کے اثر سے محفوظ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابی نے کھانا کھایا تھا۔ وہ انتقال کر گئے۔
- غزوہ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرداران قریش میں سے ایک ایک کے مر کر گرنے کی جگہ متعین فرما دی۔ کہ ابوجہل یہاں گرے گا۔ اور فلاں جگہ۔ چنانچہ ٹھیک اسی طرح واقعہ ہوا۔ ایک بالشت کا بھی فرق نہیں ہوا

مرکزی ناظم اعلیٰ کی علالت، صحت یابی کیلئے

دُعا کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بیرون ملک دورے کے دوران علیل ہو گئے۔ جہاں ان کا آپریشن ہوا۔ طبیعت سنبھل گئی تھی۔ اور کافی بہتر تھی۔ لیکن اب پھر تکلیف بڑھ گئی تو دوبارہ آپریشن ہوا۔ حضرت مولانا موصوف نے بہتر حالات میں دوستوں کو سلام کہا ہے۔ اور تمام دوستوں اور بزرگوں سے دعائے صحت کی اپیل کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(ادارہ)

غزوۂ خندق

سیرت نبویؐ سے ایک ورق

تحریر: مولٰنا سید منظور احمد شاہ آسی۔ مانسہرہ

قبائل عرب کے متحدہ لشکر نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو آنحضرتؐ نے حضرت سلیمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ طیبہ کے ارد گرد ساڑھے تین میل لمبی خندق کھودی چنانچہ قریش کا لشکر تو مدینہ کے شہر میں داخل نہ ہو سکا۔ خندق کے پاس سے تیر اندازی کرتے پتھر مارتے رہے حتیٰ کہ ایک مہینہ تک کفار مکہ کے لشکر نے محاصرہ کئے رکھا۔ لیکن کوئی کامیابی نہ حاصل کی۔ دس ہزار کے لشکر کو سامان جنگ اور خوراک وغیرہ پہنچانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ادھر مسلمانوں کا لشکر تین ہزار تھا۔ اور مدینہ شہر کے اندر موجود تھا۔ کفار کو یہ وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ محاصرہ اتنا طویل ہوگا۔ کفار کا لشکر بددل ہو گیا آپس میں پھوٹ پڑ چکی جب اس کی اطلاع تاجدار مدینہ نبی کریمؐ کو ہوئی صحابہؓ کے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا جاؤ اور دشمن کے لشکر کی خبر لاؤ۔ اور ان کے آئندہ ارادے معلوم کر کے آؤ۔ باوجود اس کے کہ صحابہؓ ہر وقت آقائے مدنیؐ کے ہر حکم کی تعمیل کو اولیت دیتے تھے لیکن اس وقت ان کی حالت یہ تھی کہ تین دن کے فاقہ زدہ اور سخت سردی میں تیز و تند ہوائیں چل رہی تھیں اور خیموں کے اندر صحابہؓ کے دانت بج رہے تھے۔ اور جسم سردی سے کانپ رہے تھے پھر یہ آپؐ کا حکم عام تھا۔ کسی خاص صحابی کا نام لے کر حکم نہ دیا تھا۔ نیز صحابہؓ تھکے ماندے تھے اور اوپر سخت اندھیرا کسی صحابی میں ہمت نہ ہوئی کہ وہ جا کر لشکر کفار کی خبر لائے۔ نبی کریمؐ حکم دینے کے بعد نماز میں مشغول ہو گئے۔ دربار قدوسیت میں ہاتھ پھیلا کر عرض معروض میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نے پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ دشمن کے لشکر میں جاؤ اور خبر لاؤ جانے والے کو میں جنت کی خوشخبری دیتا ہوں اس دفعہ بھی کسی صحابی کو ہمت نہ ہوئی کہ جواب دیتا۔ آپؐ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ تیسری مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ جو دشمن کے لشکر کی مجھے خبر لا کر دے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا مگر صحابہ خاموش رہے۔ آپؐ پھر مناجات میں معروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت حذیفہ بن یمانؓ کا نام لے کر فرمایا۔ حذیفہ جاؤ اور لشکر کفار کی مجھے خبر لا کر دو۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ میری حالت بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح تھی کئی دن کا فاقہ سخت سردی اور تھکن کا شکار لیکن چونکہ اب سرکار مدینہ نے میرا نام لے کر مجھے حکم دیا۔ امتثال حکم اور تعمیل حکم کے بغیر چارہ کار نہ تھا۔ آپؐ نے مجھے اپنے قریب طلب کر کے فرمایا اپنے مبارک ہاتھ میرے سر اور جسم پر پھیرے اور میری حفاظت کی دعا بھی فرمائی اور مجھے ہدایات بھی دیں اور فرمایا کہ مجھے صرف کفار کی اطلاع دو کہ ان کے آئندہ عزائم کیا ہیں۔ وہاں کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے راز کھل جائے حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنا تیر اور کمان لی۔ اور باہر نکلا جب کھلی فضا میں پہنچا تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں حمام میں آ گیا ہوں۔ سردی مجھے بالکل نہ لگ رہی تھی۔

جب کفار کے لشکر میں پہنچا تو کفار کے تمام سردار ایک جگہ حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ ابو سفیان ان کا کمانڈر تھا ... اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیز و تند ہوا چلا دی کفار کے خیمے اکھڑ گئے ہانڈیاں الٹ گئیں جن میں پکا ہوا سالن تھا اور کفار سخت پریشان تھے اس ہوا کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سورۃ احزاب آیت ۹ میں بھی یوں فرمایا ہے۔

"اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب چڑھ آئیں تم پر فوجیں پھر ہم نے بھیج دی ان پر ہوا اور وہ فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں۔ (یعنی فرشتوں کی جماعتیں) اور ہے جو کرتے ہو دیکھنے والا۔" (سورۃ احزاب آیت ۹)

حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں۔ کہ جب میں کفار کے پاس پہنچا تو ابو سفیان میرے تیر کی زد میں تھے۔ میں نے تیر کمان سیدھا کیا لیکن آنحضرتؐ کا وہ فرمان یاد آ گیا کہ حذیفہؓ کوئی ایسی بات نہ کرنا صرف تم نے خبر لانی ہے چنانچہ ابو سفیان نے اطمینان کے لئے کہ یہاں کوئی مسلمان کا جاسوس نہ ہو اعلان کیا کہ ہر آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لے بعد میں ایک اہم اعلان کرنے والا ہوں حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اسی حلقہ میں موجود تھا۔ میں نے فوراً ساتھ والے کافر کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ تم کون ہو اس نے جواب دیا تم عجیب آدمی ہو مجھے نہیں پہچانتے میں ہوازن کے قبیلہ کا فلاں آدمی ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں اس ترکیب سے حضرت حذیفہؓ نے اپنے آپ کو پہچاننے سے بچا لیا۔

ابو سفیان نے جب اطمینان کر لیا کہ یہاں سب اپنے ہی ہیں دشمن کا کوئی جاسوس موجود نہیں ہے۔ اعلان کیا کہ ہمارا ارادہ واپس کا ہے۔ ایک تو سامان رسد کی تکلیف ہے دوسرا سخت سردی ہے۔ اور بنو قریظہ نے بھی ہم سے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے ہم مدینہ کو فتح نہیں کر سکے اور ہمارا جانی نقصان بھی زیادہ

مقام خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

از
حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

فضائل خلفاء اربعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض ارشادات میں جس طرح ایک ساتھ شیخین حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے فضائل بیان فرمائے۔ اور جس طرح بعض ارشادات میں حضرت عثمانؓ کو بھی شامل فرما کر ایک ساتھ تینوں حضرات کے فضائل بیان فرمائے (جو اپنے موقع پر پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں) اسی طرح آپ نے اپنے بعض ارشادات میں حضرت علیؓ کو بھی شامل فرما کر چاروں خلفاء کے فضائل ایک ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں آپ کے ایسے چند ارشادات پیش کئے جا رہے ہیں۔

ترجمہ:۔ حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ابوبکرؓ پر، انہوں نے اپنی بیٹی، (عائشہؓ) کا میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ اور دار الہجرہ مدینہ منورہ تک پہنچنے کیلئے میرے واسطے (سواری وغیرہ) سفر کے انتظامات کئے۔ اور بلالؓ کو اپنے مال سے خرید کر آزاد کیا۔ اللہ کی رحمت ہو عمرؓ پر، وہ حق بات کرتا ہے۔ اگرچہ کڑوی ہو۔ اس کی بے لاگ حق گوئی نے اس حال میں کر چھوڑا ہے۔ کہ کوئی اس کا سچا اور پورا دوست نہیں۔ اللہ کی رحمت ہو عثمانؓ پر جس کا حال یہ ہے کہ فرشتے بھی اس سے شرماتے ہیں۔ اور اللہ کی رحمت ہو علیؓ پر اے اللہ! تو حق اور سچائی کو اس کے ساتھ دائر و سائر کر دے۔ وہ حق کے ساتھ رہے۔ اور حق اس کے ساتھ۔"

(جامع ترمذی)

تشریح:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں چاروں خلفاء راشدین کیلئے رحمت کی دعا فرمائی۔ سب سے پہلے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکرؓ کے حق میں رحمت کی دعا فرمائی۔ اور خصوصیت کے ساتھ ان کے تین اعمال خیر کا ذکر فرمایا۔ سب سے پہلے ان کے اس عمل کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نکاح آپؐ کے ساتھ کر دیا۔ اس عاجز کا خیال ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے علاوہ اگرچہ کم از کم آٹھ ازواج مطہرات آپ کی اور بھی ہوئیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ کے نکاح کی خاص اہمیت یہ تھی کہ آپ کی سب سے پہلی رفیقۂ حیات

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ جن کا وجود ان کے کمال ایمان اور ان کی فراست و دانشمندی اور بالخصوص ان کی وجہ سے خانگی ضروریات کی فکروں سے آزادی حاصل ہو جانے کی وجہ سے حضورؐ کے لئے باعث سکون خاطر تھا۔

ان کی وفات سے فطری طور پر غیر معمولی رنج اور صدمہ تھا۔ اس وقت عالم الغیب کی طرف سے آپؐ کو اشارہ ملا کہ ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہؓ تمہاری رفیقۂ حیات ہوں گی۔ اگرچہ وہ اس وقت بہت کمسن تھیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبی اشارہ کی بناء پر یقین فرمایا کہ یہ جانب اللہ مقدر ہو چکا ہے۔ اور ان کی رفاقت حضرت خدیجہؓ ہی کی طرح میرے لئے خیر اور باعث سکون ہو گی۔ چنانچہ ایک نیک خاتون خولہ بنت حکیم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضورؐ کی طرف سے رشتے کا پیغام پہنچایا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ اس وقت بہت کم سن تھیں۔ نیز ان کی نسبت جبیر ابن مطعم کے بیٹے سے ہو چکی تھی۔ جو ابوبکرؓ کی ہی طرح مکہ کے خوشحال اور دولت مند لوگوں میں سے تھے۔ اور مالی حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حال تھا۔ وہ ابوبکرؓ کے سامنے تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے سکون کا ذریعہ بنے گا۔ اور اپنی بیٹی کی سعادت سمجھ کر اسے قبول کر لیا۔ اور حضرت عائشہؓ کا آپؐ سے نکاح کر دیا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں رحمت کی دعا کرنے کے ساتھ پہلے ان کے اس احسان کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد ان کے اس دوسرے احسان کا ذکر ذکر فرمایا۔ کہ انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے لئے میرے واسطے انتظامات کئے۔ اور پورے سفر میں میرے ساتھ رہے۔ آخر میں حضورؐ نے ابوبکر صدیقؓ کے اس تیسرے عمل خیر کا ذکر فرمایا۔ حضرت بلالؓ کو جو مکہ کے ایک نہایت ہی سنگدل کافر و مشرک کے غلام تھے۔ وہ صرف حضورؐ پر ایمان لانے اور شرک چھوڑ کر توحید کو قبول کر لینے کی وجہ سے ان کو سخت لرزا خیز تکلیفیں دیتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کے مالک کو منہ مانگے دام دے کر خرید لیا۔ اور آزاد کر دیا۔ اگرچہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کے علاوہ بھی ایسے متعدد غلاموں اور باندیوں کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ جن کے کافر و مشرک مالک صرف ایمان لانے کے جرم میں تکلیفیں دیتے تھے۔ لیکن حضرت بلالؓ کی خصوصیات کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں صرف انہی کو خرید کر آزاد کرنے کا ذکر

فرمایا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد آپؐ نے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کے حق میں رحمت کی دعا کی۔ اور ان کے اس خاص وصف کا ذکر فرمایا کہ وہ مخلوق کی رضامندی وناراضگی سے بے پرواہ ہوکر ہر معاملے میں حق بات کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ لوگوں کو کڑوی معلوم ہو۔ اور اس کی وجہ سے لوگ ان سے دور اور ناراض ہو جائیں۔ معلوم ہوا کہ کسی بندہ کا یہ حال بھی اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ اور ایسا بندہ اللہ کی رحمت کا خاص طور پر مستحق ہے۔ حضرت عمرؓ کے بعد آپؐ نے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ کے حق میں رحمت کی دعا فرمائی۔ اور ان کے اس وصف کا ذکر فرمایا کہ اللہ کے فرشتے بھی ان سے شرماتے ہیں۔ (اسی سلسلہ معارف الحدیث میں حضرت عثمانؓ کے فضائل میں ان کے اس وصف کا ذکر گذر چکا ہے۔ حضرت عثمانؓ کے بعد آپؐ نے چوتھے خلیفہ حضرت علی مرتضیٰؓ کے حق میں رحمت کی دعا فرمائی اور ساتھ ہی یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ تو علیؓ کے ساتھ حق کو دائر وسائر کردے۔ یعنی ہمیشہ وہ حق پر رہیں۔ اور حق ان کے ساتھ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں جس ترتیب کے ساتھ ان چاروں کا ذکر کیا۔ اور ان کے حق میں رحمت کی دعا فرمائی۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی امت میں یہ چاروں حضرات سب سے افضل اور بلند مرتبہ ہیں۔ اور ان کے درمیان اسی ترتیب کے مطابق درجات کا فرق ہے۔ نیز اس ترتیب سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے۔ کہ آپ کے بعد یہ چاروں حضرات اسی ترتیب کے مطابق یکے بعد دیگرے آپؐ کے خلیفہ اور جانشین ہوں گے۔

اس کے علاوہ بھی آپؐ کے اور بہت سے ارشادات میں اسی ترتیب سے ان چاروں حضرات کا ذکر فرمایا گیا ہے اور ان سب احادیث سے یہی اشارہ ملتا ہے۔ ان میں سے چند حدیثیں ذیل میں پیش کی جارہی۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کے لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ میری امت پہ رحم حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ اور اللہ کے معاملے میں سب سے سخت عمرؓ بن خطاب ہیں۔ اور حیا کے لحاظ سے میری امت میں سب سے افضل عثمانؓ بن عفانؓ ہیں۔ اور نزاعات اور خصومات کا فیصلہ کرنے میں علی ابن ابی طالبؓ میری امت میں سب سے فائق ہیں۔ (ابن عساکر)

تشریح:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں خلفاء اربعہ میں سے ہر ایک کے اس وصف کا ذکر فرمایا ہے جس میں اس کو امت کے تمام دوسرے افراد پر امتیاز حاصل ہے۔ حضرت ابوبکرؓ صفت رحمت اور رحم دلی کے لحاظ سے تمام امت میں فائق ہیں۔ اسی طرح شدت فی امر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام اور حقوق کے بارے میں سخت گیری کے لحاظ سے حضرت عمرؓ ممتاز ہیں۔ علی ہذا صفت حیا جس کو حدیث شریف میں ایمان کا خاص شعبہ بتایا گیا ہے۔ اس ایمانی صفت کے لحاظ سے امت میں حضرت عثمان بن عفانؓ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اور نزاعات وخصومات کا صحیح اور حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی صلاحیت جو اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت اور الٰہی اور نبوی خلافت کا خاص وظیفہ ہے۔ اس میں حضرت علی مرتضیٰؓ کو تمام امت پر فوقیت حاصل ہے۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے حضرت ابوبکرؓ اور عثمانؓ و علیؓ پر (کسی اور کو) فضیلت دی تو اس نے میری بتائی ہوئی بات کی تردید کی۔ اور یہ چاروں (عنداللہ) جس مرتبے پر ہیں۔ اس کی تکذیب کی۔ (الرافعی)

تشریح:۔ حدیث کسی تشریح کی محتاج نہیں، اہل حق کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ یہ چاروں حضرات تمام امت میں افضل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس بارے میں واضح ہیں۔ جو کوئی بدعقیدہ شخص کسی دوسرے کو ان چاروں سے افضل جانے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تردید اور مخالفت کا مرتکب ہوا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔ ان چاروں (میرے ساتھیوں اور رفیقوں) ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و حیدرؓ کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہ ہوگی۔

(معجم اوسط طبرانی، ابن عساکر)

تشریح:۔ یہ حدیث شریف بھی کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اہل السنۃ والجماعت کا یہی حال ہے کہ وہ ان چاروں حضرات سے محبت کو جزو ایمان یقین کرتے ہیں اور جو بدنصیب ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھے اس کو فاسد العقیدہ اور حقیقی ایمان سے محروم جانتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا تھا کتب حدیث میں اور بھی ایسی روایات ہیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خلفاء اربعہ کی فضیلت اور ان کے امتیاز کا ذکر اسی ترتیب سے فرمایا ہے۔

خلفاء اربعہ کے فضائل کے بارے میں ایک قابلِ لحاظ حقیقت

حدیث کی اکثر کتابوں میں شیخین (حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ) کے فضائل کے بارے میں حضرت عثمانؓ کی حدیثوں کی تعداد کم ہے۔ حضرت عثمانؓ کے فضائل سے متعلق حدیثوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے فضائل سے متعلق حدیثوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اسکی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ صحابہ میں شیخین کی شخصیتیں متفق علیہ تھیں۔ اور کسی کو اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کہ ان کے فضائل کی روایتیں تلاش کرے۔ اور امت کے عوام کو پہنچائے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخری سالوں میں خاص طور سے ایک گروہ کی سازش اور شرارت سے جو

کا سرغنہ ایک منافق عبداللہ ابن سبا تھا۔ ان کی شخصیت متفق علیہ نہیں رہی، اس لئے اس کی ضرورت پیدا ہوگئی کہ ان کے فضائل سے متعلق حدیثوں کی تعداد حدیث کی کتابوں میں شیخین کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شخصیت بھی متنازعہ ہوگئی اور خوارج کا ایک مستقل گروہ بھی پیدا ہوگیا۔ جو ان کو دین اور امت میں فتنہ جانتا اور واجب القتل سمجھتا تھا۔ (جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے) اس لئے ان کے فضائل کی حدیثیں تلاش کرنے کی بھی ضرورت پیدا ہوگئی۔ اور اللہ کے مخلص بندوں نے محنت سے تلاش سے ان کے فضائل کی حدیثیں جمع کیں۔ علاوہ ازیں ان کے بارے میں غلو کرنے والوں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو ان کے فضل میں حدیثیں وضع کرنا کار ثواب سمجھتے تھے۔ ان میں سے بہت سے بظاہر صالحین کی سی زندگی گذارتے تھے۔ ہمارے محدثین "بشری تھے"۔ ان کا زمانہ بھی راویوں کے بعد کا تھا۔ وہ ان کے اندرونی حال سے واقف نہ ہوسکے۔ اور ان کی روایتیں بھی ہماری کتب حدیث میں شامل ہوگئیں، اس لئے بھی حضرت علی مرتضیٰؓ کے فضائل کی روایات ہماری کتب حدیث میں خلفاء ثلاثہ کی بہ نسبت بہت زیادہ تعداد میں نظر آتی ہیں۔ اس بات کی ضرورت واقعۃً موجود ہے کہ ان احادیث کا محدثانہ اور محققانہ اصول و قواعد کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔ یہ عاجز اب عمر کے اس مرحلے اور ضعف و معذوری کے اس حال میں ہے کہ خود اس طرح کے کسی کام کی ہمت نہیں کرسکتا دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کا داعیہ اس کے اہل لوگوں کے قلب میں ڈال دے۔ اور یہ کام بھی انجام پا جائے۔

حقیقت موت

قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

موت ایک اٹل چیز ہے جس کا کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کیونکہ موت ضرور آکر رہے گی۔ موت کے متعلق چند ارشاد نبویؐ اور چند اقوال و حوالات بزرگان دین کے نقل کرتا ہوں شاید کہ پڑھ کر کوئی توبہ کرے اور موت کی تیاری شروع کردے۔

رسول کریمؐ نے امت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ زیادہ یاد کرو لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو جتنا ہوسکے یاد کرو۔ موت کو یاد کرنے سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے ایک حدیث میں فرمایا موت ایمانداروں کے لئے تحفہ ہے کیونکہ موت کے بعد ہی انسان خدا سے ملتا ہے۔ بہت سی احادیث میں رسول کریمؐ نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے جو آدمی موت کو یاد کرتا ہے اور موت کی تیاری کرتا ہے اپنی نجات کے لئے سوچتا رہتا ہے وہی اچھا آدمی ہے میں اب چند بزرگوں کے اقوال قارئین کی نذر کرتا ہوں۔ تاکہ پڑھ کر اپنی تیاری کریں۔

میں نے جس عاقل کو دیکھا موت سے خائف اور اس سے اندوہناک پایا ہے (حضرت حسن بصریؒ)

جو شخص موت کو پہچان لیتا ہے اس پر دنیا کی مصیبتیں اور رنج آسان ہوجاتے ہیں۔

(حضرت کعبؓ)

ایماندار اگر کسی غائب کا انتظار کرے تو موت سے بہتر اس کے لئے اور کوئی نہیں۔

(حضرت ربیع بن خثیمؒ)

موت نے دنیا کو رسوا کردیا عاقل کے لئے خوشی کا نام نہ چھوڑا۔ (حضرت حسن بصریؒ)

جب تو مردوں کو یاد کرے تو اپنے آپ کو بھی انہی جیسا شمار کر۔ (حضرت ابو درداءؓ)

نیک بخت وہ ہے جو اپنے غیر سے نصیحت پائے یعنی دوسروں کے حال سے عبرت حاصل کرے۔

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ)

ہم کو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ مردے کو مرنے کا درد قبر سے دوبارہ اٹھنے تک رہا کرتا ہے۔

(حضرت اوزاعیؒ)

ایماندار کو راحت بجز دیدار الٰہی کے نہیں اور جس کی راحت خدا تعالیٰ کے ملنے میں ہوتی ہے تو موت کا دن اس کے لئے سرور اور فرحت اور امن اور عزت اور شرف کا دن ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

کسی نے حضرت جابر بن یزیدؒ سے موت کے وقت کہا کہ تم کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا حسن بصری کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب وہ ان کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے کہا حسن بصریؒ موجود ہیں انہوں نے اپنی آنکھ ان کی طرف اٹھائی اور کہا بھائی اب ہم تم سے جدا ہوکر جنت یا دوزخ کی طرف جاتے ہیں۔

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے آخری شب اپنی جان کنی کے عالم میں حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ اٹھ کر دیکھو کیا وقت ہے وہ اٹھے اور دیکھ کر آئے اور فرمایا کہ لال تارا نکل چکا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں خدا تعالیٰ سے کہ صبح کو دوزخ میں جاؤں

خطبات و مواعظ جمعہ تالیف مولانا مشتاق احمد عباسی

اگر آپ کسی مسجد کے امام و خطیب یا واعظ مقرر ہیں۔ تو یہ کتاب ضرور خریدیں۔ اس کتاب میں موقع اور وقت کی مناسبت سے سال کے ہر جمعہ کی تفصیلی تقریر اور وعظ ہے۔ ساٹھ مواعظ اور تقاریر کا یہ خزانہ سینکڑوں کتابوں اور رسالوں کا نچوڑ ہے۔ بڑے سائز میں صفحات ۵۸۲، قیمت ۱۲۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ کے۔ ملنے کا پتہ:۔ ادارہ صدیقیہ نزد حسینی ڈی سلوا بلڈنگ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر ۳۔

مروان حضرت ابوہریرہؓ کے پاس نزع کے وقت گئے اور کہا کہ الٰہی اس پر آسان کر۔ آپ نے فرمایا الٰہی سختی کر پھر آپ روئے اور فرمایا کہ بخدا میں اس وجہ سے نہیں روتا کہ دنیا کا غم ہے یا تمہاری جدائی کا رنج ہے مگر میں اپنے رب کی طرف سے دو مژدوں میں سے ایک پر نظر کر رہا ہوں خواہ جنت کا ہو یا دوزخ کا۔

حضرت ابن سیرینؒ کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو ان کا ہر عضو مرجاتا۔

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں کہ دو چیزوں نے دنیا کی لذت مجھ سے علیحدہ کر دی ایک موت کے ذکر کرنے دوسرے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے نے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہر شب فقہاء کو جمع کرتے اور موت و آخرت اور قیامت کا اس طرح چرچا کیا کرتے گویا سامنے جنازہ دھرا ہوا ہے۔

حضرت معروفؒ کہتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لعزی کی مسجد میں کوئی کہہ رہا ہے کہ موت کی یاد نے خوف کرنے والوں کے دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اب بخدا وہ ہوش باختہ نظر آتے ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کسی عالم سے کہا کہ مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حاکموں میں تم اول نہیں مرو گے یعنی اور حاکم بھی تم سے پہلے مرچکے ہیں..... اور اب تمہاری باری ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس بات کو سن کر رو دیئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو جلد سے خون ٹپکنے لگتا۔

دنیا میں رہنے والو! موت کی تیاری کرو جب موت آئے گی تو پھر وقت نہیں ملے گا۔

قوتِ گویائی

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت

محمد اقبال، حیدرآباد

الرحمٰن، علم القرآن، خلق الانسان علمہ البیان۔ (قرآن)

ترجمہ:۔ رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو گویائی" سکھائی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت نطق" قوت گویائی" کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کے ذریعے تمام حالات ظاہر ہوتے ہیں۔ حالات کا پتہ چلتا ہے تمام کام انجام پاتے ہیں۔ اور تمام چھوٹی بڑی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ لیکن یہ تمام باتیں اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں۔ جب کہ قوت گویائی کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے۔ گفتگو با مطلب اور معنی خیز ہو۔ رائے ہندنے کہا کہ گفتگو و باتیں یعنی اچھائی اور برائی سے خالی نہیں ہوتی جب بات اچھی ہے تو کہنے والے کی بات کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اگر بات خراب ہے تو اس کا نتیجہ بھی خراب نکلے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے اچھی بات کہے۔ ورنہ خاموش رہے۔

آپؐ نے فرمایا:۔ جو شخص چپ رہتا ہے بہت سی آفتوں سے بچا رہتا ہے۔

فرمایا:۔ سوا اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کرو۔ کیوں کہ سوا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔

فرمایا:۔ سب لوگوں میں زیادہ گناہ اس شخص نے کئے ہوں گے۔ جو کثرت کے ساتھ بے فائدہ باتیں کرتا ہے۔

فرمایا اکثر گناہ ابن آدم کے اس کی زبان میں ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے۔ تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں۔ تو خدا سے ڈرتی رہو۔ اگر تو راہ راست پر رہی تو ہم بھی راہ راست پر رہ سکتے ہیں۔ اگر تو کج ہوئی تو ہم بھی کج ہو جائیں گے۔

حضرت عقبیٰ بن عامر سے روایت ہے۔ فرمایا! میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کی کون سی صورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا! زبان کو قابو میں رکھو۔ اور گھر سے بلا ضرورت نہ نکلو۔ اور جب کوئی غلطی ہو جائے تو روتے رہو۔ سب سے بدتر ہیں۔ قیامت کے دن خدا کے سامنے وہ شخص ہوگا۔ جس کے فحش اور بد زبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔ فرمایا:۔ فحش اور بدگوئی کا تعلق اور بد زبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔ فرمایا: فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنت سے دور ہیں۔

حضرت سلیمان کا قول ہے:۔ اگر گفتگو چاندی ہے تو چپ رہنا سونا ہے۔

حضرت طاؤسؒ نے فرمایا: میری زبان درندہ ہے۔ اس کو آزاد چھوڑ دوں۔ تو یہ مجھے کھا جائے۔

حضرت لقمان اصل میں ایک حبشی غلام زادہ تھے۔ لیکن ان کے مالک نے انہیں ذکی اور فہیم دیکھ کر آزاد چھوڑ دیا۔ ایک روز حضرت لقمان لوگوں کو حکمت اور دانائی کی تعلیم دے رہے تھے۔ اسی اثنا میں ایک شخص آکر خاموش بیٹھ گیا۔ اور دیر تک حضرت لقمان کی چشانی کو دیکھتا رہا۔ آخر پہچان کر کہنے لگا۔ تم شاید وہی شخص ہو جو میری بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ "جی ہاں" میں جناب کا وہی غلام ہوں۔ جو کبھی آپ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ یہ جواب سن کر وہ بہت متحیر ہوا۔ اور لقمان سے دریافت کیا کہ یہ مرتبہ تجھے کیسے حاصل ہوا۔

حضرت لقمان نے جواب دیا کہ دو باتوں سے اول ہمیشہ سچ بولنے، اور دوسرے بے ضرورت کلام سے احتراز کی بدولت۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ نے زبان کی بیس آفتیں شمار کی ہیں۔ جن میں چند درج ذیل ہیں۔

(۱) بے فائدہ گفتگو سے پرہیز کرنا۔

(۲) :۔ ضرورت سے زیادہ بولنا۔

(۳) بے فائدہ بحث و مباحثہ کرنا۔

(۴) بولنے میں تکلف برتنا۔

(۵) فحش گوئی کرنا۔

(۶) کسی پر لعنت کرنا۔

(۷) شریعت کے خلاف شعر و اشعار پڑھنا اور گانا۔

(۸) حد سے زیادہ مذاق کرنا۔

(۹) حقارت آمیز الفاظ بولنا۔

(۱۰) دوسرے کی غیبت کرنا۔

(۱۱) جھوٹا وعدہ کرنا۔

(۱۲) کسی کا راز ظاہر کرنا۔

(۱۳) جھوٹ بولنا۔

(۱۴) چغل خوری کرنا۔

(۱۵) خوشامد کی بناء پر دوسرے کے روبرو تعریف کرنا۔

(۱۶) گفتگو میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہ رکھنا

(۱۷) علماء سے غیر ضروری سوال کرنا۔

گفتگو کرنا ایک عجیب بات ہے۔ مگر زیادہ بولنا سو عیوب سے بھی بڑا ہے۔ انسان بولتے وقت چاہے کتنا ہی احتیاط کیوں نہ برتے۔ لیکن پھر بھی وہ درج ذیل باتوں کا شکار ضرور ہو جائے گا۔ جھوٹ، چغلی، گلہ، غیبت، فریب، گالی، نفاق، سخت کلامی۔ آپس کی لڑائی جھگڑے، غیب جوئی۔ اپنی تعریف کرنا۔ سلسلہ کلام میں بولنا۔ اور خود کو افضل بنانا۔ حقارت آمیز الفاظ بولنا، تہمت لگانا۔ بے آبروئی کرنا، اندازہ لگائیے بولنے سے کتنے گناہ سرزد ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا صحابہؓ کرام سے کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ ہم تو مفلس اسے سمجھتے ہیں۔ جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ مال نہ ہو، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت کا حقیقی مفلس وہ ہوگا۔ جو قیامت کے دن نماز روزے، زکواۃ لے کر آئے گا۔ یعنی اس نے نمازیں بھی پڑھی ہوں گی۔ روزے بھی رکھے ہوں گے۔ زکواۃ بھی ادا کی ہوگی۔ ان سب کے باوجود اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ ان سب کے باوجود اس حال میں کسی ناحق کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا۔ اس شخص کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا کہ جس نے اس کو گالی دی ہوگی۔ ستایا ہوگا حق تلفی کی ہوگی۔ سب کو اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی۔ کچھ اس حقدار کو، کچھ اس حقدار کو۔ اگر حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ تو حقداروں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

بے فائدہ بولنے سے آدمی جھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ رزق میں نقصان پیدا کرتا ہے۔ یعنی جھوٹے آدمی کو رزق کم ملتا ہے۔

فرمایا :۔ تین آدمی ہیں جن سے اللہ ان سے کلام کرے گا۔ اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) تکبر کرنے والا تنگ دست۔

فرمایا :۔ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے ایسی بدبو پیدا ہوتی ہے۔ کہ رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل پرے ہٹ جاتا ہے۔

فرمایا :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو۔ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔ سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے۔ جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا :۔ تم سچ بولنے کے پابند رہو تین آدمی ہیں۔ جن کی طرف خدا قیامت کے دن نہیں دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ جو ناکام ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے۔ آپؐ نے فرمایا: جو احسان جتلاتا ہے۔ اور جو اپنی ازار تہبند، پاجامہ، شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ اور جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال بیچتا ہے۔ فرمایا :۔ بائع اور مشتری جب سچ بولتے ہیں تو برکت ہوتی ہے۔ جب کچھ چھپاتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ تو برکت مٹ جاتی ہے۔ یہ ایک بڑی خیانت ہے۔ تم اپنے بھائی سے ایک جھوٹی بات کہو حالانکہ وہ تم کو سچا سمجھتا ہو۔

آپؐ نے فرمایا :۔ سچا دیانت دار تاجر

نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا تاجر عموماً قسمیں کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے کہ زیادہ قسمیں نہ کھایا کرو، اس سے زیادہ قسمیں کھانے کا رواج ترقی پاتا ہے۔ اور برکت کو زائل کرتا ہے۔

فرمایا جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس پر افسوس فرمایا:۔ جس نے مسلمان پر جھوٹی گواہی دی۔ اس نے اپنی جگہ دوزخ میں بنالی۔

فرمایا: جھوٹے گواہوں کے پاؤں قیامت میں جنبش نہ کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے۔ تو خدا اس پر دوزخ کی آگ واجب کر دے گا۔

صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو۔ فرمایا: درخت کی ڈال ہی کیوں نہ ہو،

فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی شخص بات کرے۔ تو جھوٹ نہ بولے۔ اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔ اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرے۔

چغلخوری:۔ امام نووی فرماتے ہیں۔ کہ چغلی فساد کی خاطر آپس میں ایک دوسرے کی بات نقل کرنا ہے۔ چغلخوری ایسا معجون مرکب ہے جس میں ہر قسم کا گناہ ہے جس میں غیبت، بہتان، کذب اور افترا کے عناصر ایک ساتھ شامل رہتے ہیں۔ جو مل کر ایک پرسکون ماحول، اور پرامن فضا کو باہمی الفت و محبت، اتحاد اور اتحاد کی دولت سے محروم کر دیتے ہیں۔

پھر یہ فتنہ پردازی صرف زبان ہی سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ تحریر و تقریر اور رموز و اشارات سے بھی پروان چڑھتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفسدہ کے سدباب کے لئے اعلان فرمایا تھا۔ میرے صحابہؓ میں سے کوئی شخص مجھے کسی کے متعلق کوئی بات نہ سنائے۔ اس لئے کہ میں جب اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں جب تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ (بات کی بدگمانی) سے صاف ہو۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرتے تو ارشاد فرمایا۔ دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ کسی بڑے گناہ کے کام پر انہیں عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ بڑے گناہ کے کام ہیں۔ ایک تو ان میں چغلخوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ فرمایا چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوتا۔

قبر مسیحؑ پر

اصلی عیسائیوں اور نقلی عیسائیوں (قادیانیوں) کے درمیان ایک دلچسپ بحث

از: محمد حفیظ عمر، بہاولپور

ایک صاحب نے اوکاڑہ میں قادیانیوں اور پادریوں کے مناظرہ کی داستان سنائی کہ ۵ اگست ۱۹۷۶ء کو شام چار بجے عیسائیوں کے گرجا میں عنایت اللہ پادری نے مرزائیوں کی جماعت اوکاڑہ کی طرف سے کئے گئے چند اعتراضات کا نہایت مدلل جواب دیا۔ عیسائیوں کے سالانہ اجلاس تین دن سے گرجا اوکاڑہ میں ہو رہے تھے جس میں وہ اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرتے تھے اس روز اوکاڑہ کے مرزائی ایک یادداشت لے کر گرجا گئے اور پادری صاحب سے کہا کہ آپ اعتراضات کے جواب کھلے اجلاس میں دیں۔ چنانچہ پادری صاحب نے شہر میں منادی کرادی۔ اس پر شہر کے کافی سے زیادہ مسلمان بھی گرجا میں پہنچ گئے اعتراضات میں سے چند یہ تھے

نمبر 1، یسوع مسیح کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ نیم مردہ حالت میں صلیب سے اتار لیا گیا۔ وہ تین دن ایک غار میں رہے بعد میں جب ہوش میں آئے شہد اور گوشت کھایا اور وہاں سے چل پڑے پھرتے پھراتے کشمیر میں آگئے چونکہ یہ ٹھنڈا ملک تھا اور یسوع مسیح بھی ٹھنڈے ملک کے رہنے والے تھے انہوں نے کشمیر میں رہائش اختیار کر لی اور بالآخر سرینگر محلہ خان یار میں ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔

جواب:۔ پادری صاحب:۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ مسلمانوں کی قبروں کا رخ شمال جنوب کی طرف ہوتا ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کی قبروں کا مشرق و مغرب کی جانب لہٰذا جب غلام قادیانی نے دعویٰ کیا تو مسیح کی قبر سری نگر میں موجود ہے تو میں اور امرتسر کے بشپ صاحب ہم دونوں تحقیقات کی غرض سے سرینگر گئے۔ محلہ خانیار جا کر قبر کو دیکھا تو قبر بالکل اسلامی طریقہ پر شمال و جنوب کے رخ پر بنی ہوئی تھی۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ کسی مسلمان بزرگ کی قبر ہے لہٰذا ہم نے مزید تحقیق کی غرض سے آس پاس کی آبادی سے معلوم کیا کہ قبر کے سرہانے سے جو کتبے اکھڑے ہیں وہ کہاں ہیں تاکہ قبر کا پتہ صحیح لگایا جا سکے کہ کس کی قبر ہے اور کس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ بہت دیر ہوئی مولوی صدر الدین لاہوری پارٹی کے مرزائی یہاں آئے تھے اور وہ تمام کتبے اتروا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ اس

بات سے ہم نے یقین کرلیا کہ یہ قبر کسی مسلمان بزرگ کی ہے اور کتبے بھی اس بات کا ثبوت ہوں گے چنانچہ صدر دین مرزائی نے سوچا ہوگا کہ اب اس سے ہمارے مرزا صاحب کے دعوے کی تردید ہو جائے گی، اس لئے صدر دین مرزائی نے وہ کتبے وہاں سے اڑا دیئے۔

پادری صاحب نے پھر تقریر کے دوران بتایا کہ ایک دفعہ مرزائیوں کے مبینہ مولوی جلال الدین شمس سے مناظرہ طے پایا اس میں ہم نے ایک شرط یہ رکھی کہ سری نگر کی قبر پر بھی بحث ہوگی، مگر اس شرط سے مرزائی مبلغ بوکھلا گیا اور مناظرہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد پادری صاحب نے اپنے عقیدہ کے ثبوت میں اور مرزائیوں کی تردید میں اپنی کتابوں سے بہت سے ثبوت مہیا کئے، مثلاً یوحنا کی انجیل ۴ ــ ۱۰ ایک۔ اس کے بعد مرزا غلام قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام سے مرزا کا بیان بتایا کہ لکھا ہے کہ یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر مرا تھا۔ لہذا گلیل اور کشمیر میں تقریباً ... ۹ میل کا فرق ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیح فوت ہو گلیل میں جا کر اور اس کی قبر بنے کشمیر میں۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی اپنے ہی بیان کے مطابق اپنے دعوٰی میں جھوٹا ہے اور مرزا اپنی کتاب میں یہ بھی کہتا ہے کہ جو شخص جھوٹ بولے وہ تناقض میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور تناقض میں مبتلا آدمی کبھی بھی مسیح یا مسیح مثیل نہیں ہو سکتا۔ لہذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی مسیح نبی یا مثیل مسیح تو بڑی بات ہے ایک شریف انسان بھی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲: دلائل سے ثابت ہے یسوع مسیح نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی اور دلائل سے ثابت ہے کہ مسیح کی قبر بھی سری نگر محلہ خان یار میں موجود ہے لہذا آپ جو کہتے ہیں کہ مسیح دوبارہ آئے گا، وہ غلط ہے بلکہ مرزا غلام قادیانی مثیل مسیح بن کر آچکا ہے۔

جواب: مرزا غلام قادیانی جس نے یہ دعوٰی کیا کہ میں مسیح مثیل ہوں، یسوع مسیح کے متعلق مرزا غلام قادیانی کی تحریروں کا مرزا غلام قادیانی کی کتابوں سے ثابت ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر ۱۴۸-۲۶۲ پر تحریر کیا ہے کہ اگر مسیح میرے زمانے میں آتا تو میں اسے شریف آدمی بھی نہ سمجھتا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

۵۰ ہزار روپے انعام کا چیلنج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم حافظ محمد ثاقب نے بتایا ہے کہ سرینگر اور اس کے قرب وجوار میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کے متعلق جو بات بیان کی جاتی ہے۔ وہ بے بنیاد ہے۔ کیونکہ سرینگر اور اس کے قرب وجوار میں حضرت عیسیٰؑ کی نہ تو قبر ہے۔ اور نہ ہی ایسی کوئی جگہ ہے۔ جس پر شبہ کیا جاسکے۔ انہوں نے جموں و کشمیر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر اور روزنامہ نور الصبح سرینگر کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر راجہ محمد جاوید اقبال کے ایک مکتوب اور تصدیقی سرٹیفکیٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ قادیانی اس سلسلہ میں کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جموں و کشمیر جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے سرینگر ٹورسٹ سینٹر کی تمام گائیڈ بکوں کے مطالعہ اور سرینگر کے ہر مقام کی چھان پھٹک کے بعد اپنے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی یہ خبر دروغ گوئی اور کذب بیانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اجلاس میں مقررین نے کہا کہ ہم سرینگر میں پشت در پشت سے رہتے آرہے ہیں۔ لیکن ایسی کسی جگہ سے آج تک متعارف نہیں ہوئے۔ جس پر حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا شائبہ تک ہو۔ ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا کہ جو شخص سرینگر اور اس کے گردونواح میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کو ثابت کردے۔ اسے پچاس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

(تصدیقی سرٹیفکیٹ کے الفاظ اسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

Regd. No. :- K 82
Regd. No. Govt. of India :- 33450/79

Phone Office :- 74638
Residence :- 75907
P. P. :- 72178

OFFICE OF THE

NOOR -UL- SABHA

NEWS & VIEWS URDU PAPER

THE LARGEST CIRCULATED OF J. & K. STATE AND N. AREA

SERVICE BEFOR SELF
NOOR -UL- SABHA

CHIEF EDITOR :-
RAJA JAVID IQBAL

Ref. No.__________

Dated ۱۲-۹-۸۹

تصدیقی سرٹیفکیٹ

ملفاً تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہاں سرینگر کے اندر یا گردو نواح میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ تو قبر ہے اور نہ ہی ایسی کوئی جگہ ہے جس پر ایسا شبہ کیا جاسکے قادیانی نے اس بارے میں جو کذب بیانی کی ہے۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں۔ اسکے باوجود سرینگر ٹورسٹ سنٹر سے تمام گائیڈ بکوں کا مطالعہ کیا گیا اور ہر طرح سے ہر مقام کی چھان پھٹک کے بعد جموں اینڈ کے جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے بھر پور اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ خبر دروغ گوئی اور کذب بیانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہم لوگ سرینگر میں پشت در پشت بستے چلے آرہے ہیں۔ ایسی کسی جگہ سے آج تک متعارف نہ ہوئے ہیں۔ جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا شائبہ یا شک تک گذرا ہو۔ پس ایسا ثابت کرنے والے کو روزنامہ نورالصبح سرینگر نے ادارے کی طرف سے مبلغ ۵۰۰۰۰ (پچاس ہزار روپئے نقد انعام دیا جائیگا۔

منجانب۔

ڈاکٹر راجہ محمد جاوید اقبال
صدر جے اینڈ کے جرنلسٹ ایسوسی ایشن
چیف ایڈیٹر روزنامہ نورالصبح سرینگر۔

Raja Javid Iqbal
12.9.89

ہندوستان جل رہا ہے، اقلیتیں غیر محفوظ ہیں

از: مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

عدل وانصاف کا حصول، جان ومال کا تحفظ، دین ومذہب کی آزادی اور حق شہریت میں مساوات یہ وہ بنیادی حقوق ہیں جو انسان کے اپنی فطری شرف وجود کا خاصہ ہیں جنھیں تاریخ کے ہر دور میں تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ ان حقوق میں دست اندازی کبھی بھی پسند نہیں کی گئی ہے۔ آج کے جمہوری دور میں تو ہر حکومت آئینی طور پر اپنے ملک کے باشندوں کو ان حقوق کی حفاظت کی مکمل ضمانت دیتی ہے اور سربراہان حکومت موقع بہ موقع اس کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں، شخصی حکمرانی کے زمانہ میں بھی بادشاہ مملکت عام حالات میں ان امور کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔۔ بھارت میں انگریزی راج کے مصنف، پنڈت سندر لال سلطنت مغلیہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں

• اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور ان کے بعد اورنگ زیب کے تمام جانشینوں کے زمانہ میں ہندو مسلم یکساں رہتے تھے دونوں مذہب کی یکساں توقیر کی جاتی تھی اور مذہب کیلئے کسی کے ساتھ کسی قسم کی جانبداری نہ کی جاتی تھی ہر بادشاہ کی طرف سے بے شمار ہندوؤں کو جاگیریں اور معافیاں دی گئی تھیں

(روشن مستقبل ص ۴۴)

اکبر، ہمایوں، جہانگیر، شاہجہاں کو چھوڑیئے خود اورنگ زیب عالمگیر نے (جنھیں بعض انگریز پرست مورخین کی غلط بیانیوں کی بناء پر بدنام کر لیا گیا ہے کہ وہ ہندو کش، ستمگر، جفا پیشہ اور دین دھرم کے نام پر قتل وغارت کے عادی تھے) اپنے دور حکومت میں بہت سے مندروں اور ہندوؤں کے پجاریوں کو جاگیریں دیں جیسا کہ سابق صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اپنی مشہور کتاب "INDIA DIVIDED" میں لکھتے ہیں:

• الٰہ آباد میں اس طرح کے دو فرامین ہیں ایک مشہور مندر سومیشور ناتھ کے نام ہے جس کو اورنگ زیب نے عطا کیا تھا۔

اورنگ زیب نے جنگموں کے رہنے کی جگہ ساکن موضع بستی ضلع بنارس میں مندر معرا ساکن بھیش پور پرگنہ حویلی اور پنڈت بلبھدر مصرا کو بھی جاگیریں دی ہیں جس کے سب مندروں کے پجاری تھے اورنگ زیب نے شان کے مندر توت والی کے لئے مثل چکیاں داس کو بھی سو روپے کا وظیفہ عطا کیا تھا یہ سند اب تک موجود ہے۔

اورنگ زیب نے اس قسم کے متعدد فرامین ہندوؤں اور گوسائیوں کے نام جاری کئے تھے بنارس ہی کے مشہور مندر واقع محلہ جنگم باڑی کے پجاری کے نام ایک فرمان کی نقل یہ ہے۔

پرگنہ حویلی بنارس صوبہ الٰہ آباد کے موجودہ اور آئندہ حکام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شہنشاہ کے حکم کے بموجب پرگنہ بنارس کے ۱۷۸ بیگھے جنگم کو مدد معاش کیلئے دیئے جاتے ہیں .... یہ زمین لاخراج زمین سمجھی جائے جیسا کہ ذیل میں تفصیل ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

بمبئی کے مشہور مقالہ نگار۔ جسٹس چندر نے بڑی محنت وتلاش سے اورنگ زیب کے اس قسم کے فرامین اور پروانوں کو ایک مضمون میں جمع کر دیا ہے جو پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی سے شائع ہو چکا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب نے اپنے ہندو رعایا کے مذہب کے تحفظ میں پوری رواداری کا ثبوت دیا ہے۔ مندروں اور پجاریوں کو جاگیریں دینے کے ساتھ انھوں نے ۵۰ سے زائد ہندوؤں کو اہم مناصب بھی دے رکھے تھے جس کی تفصیل ہندوستان کے مسلم حکمرانوں کی مذہبی رواداری جلد ۳ میں دیکھی جا سکتی ہے مسلمانوں نے ہندوستان پر تقریباً ساڑھے چھ سو سال حکومت کی اس طویل دور میں صرف

• فیروز شاہ کے عہد میں ۱۳۵۰ء میں ہولی کے موقع پر ہندو مسلمان کا ایک جھگڑا ہوا جو فوراً ہی دبا دیا گیا (سیر المتاخرین ج ۲ ص ۱۹۰) اس ایک ہنگامہ کے علاوہ پورے مسلم دور حکومت میں فرقہ وارانہ ہنگاموں کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، بلکہ اس کے برعکس۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد سابق صدر جمہوریہ ہند ایک بنگالی مورخ بخاری مورزاہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

• ہندو مسلمان ایک دوسرے سے گھل مل کر رہتے۔ مسلمان بادشاہ ہندوؤں کو بڑے بڑے عہدوں پر مامور کرتے اور ان کو اعلیٰ منصب پر سرفراز کرتے رہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی تفریق نہیں کی جاتی تھی ہندو اپنے مذہبی فرائض اور مراسم ادا کرنے میں بالکل آزاد تھے، مسلمان ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا بڑا احترام کرتے تھے:

یہی تھیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت کی
کہ جن سے بوستان ہند صدیوں تک معطر تھا

لیکن آج کے جمہوری دور میں حصول اقتدار کی گندی حکمت عملی نے پورے ملک کو آگ اور خون میں ڈبو دیا ہے۔ فرقہ وارانہ ذہنیت کا احساس شیطانی حد تک بڑھتا جا رہا ہے کہ خود شیطان کو اس پر شرم آرہی ہوگی، مذہب کی آڑ لیکر ملک کی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو جس بے دردی کے ساتھ تباہ وبرباد کیا جا رہا ہے جس کی مثال تاریخ کے صفحات پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ بہار، مدھیہ پردیش، راجستھان، گجرات، اتر پردیش کے صوبوں میں صرف ایک ماہ کے اندر ایسے ایسے خون آشام اور آتش فشاں فسادات ہوئے ہیں کہ ان کے تصور سے انسانیت کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ تادم تحریر بہار کے اضلاع سیتا مڑھی، بھاگلپور اور گیا وغیرہ میں فرقہ پرستی کا ننگا ناچ جاری ہے۔ بے گناہ مسافروں کو ٹرین کے ڈبوں سے باہر کھینچ کر قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہندو احیاء پرست تنظیموں کو ان خون آشامیوں کے بعد بھی تسکین حاصل نہیں ہو رہی ہے اور وہ برابر فضا میں نفرت کے زہر گھول رہی ہیں۔ شیو سینا، آر ایس ایس، بھارتیہ جنتا پارٹی، وشو ہندو پریشد وغیرہ ہندو تنظیمیں ملک کے کونے کونے میں پہنچ کر فرقہ پرستی کی آگ بھڑکا رہی ہیں، جس کے نتیجہ میں آج پورا ملک جل رہا ہے، اقلیتیں اپنے آپ کو غیر محفوظ پا رہی ہیں۔ یہ سب دن دھاڑے اور کھلے عام ہو رہا ہے، لیکن ہمارے ملک کے پاسبان اور آئین کے محافظ کسی ٹھوس اقدام سے مجرمانہ طور پر گریز کر رہے ہیں ان حالات میں ملک کی اقلیتوں بالخصوص مسلمانان ہند کے زعماء وقائدین کا فرض ہے کہ وہ وقت کی رفتار کو دیکھ کر فیصلہ کریں کہ انھیں ملک میں دوسروں کے رحم وکرم پر رہنا ہے یا اپنی تعمیر وترقی خود اپنے طور پر کرنی ہے۔ اگر آج انھوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو سمجھ لیں کہ وقت انھیں پھر اس کا موقع نہیں دے گا۔

جب کہ زمانے درد دردوں پھر چارہ گر کیسے ہو کیوں
ہر درد کا درماں ہوتا ہے ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے

تلخ و شیریں

بھارت میں مسلم خون کی ارزانی

افضل بٹ کون ہے؟

از: حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

ہندوستان کے شہر بہار اور اس کے قرب و جوار میں مسلم کش فسادات کے بعد اب آسام میں بھی خون مسلم کی ارزانی ہو گئی ہے۔ نوزائیدہ بچی سمیت ۲۹ مسلمانوں کے خون کا دریا بہا دیا، اور یوں ظاہر ہوا کہ جیسا کچھ ہوا ہی نہیں۔ گذشتہ چند ماہ سے متعصب ہندو جماعتیں اور بودو قبائل آگ و خون کا ڈرامہ کھیل رہے ہیں۔ جس میں سینکڑوں دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ کئی سو مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس فساد میں ایک ہی فریق کے لوگ مارے جا رہے ہیں۔ پولیس جسے فسادات کے موقعہ پر انتہائی حکمت سے اس مسئلہ کو حل کر لینا چاہیے تھا۔ اس نے ہندو بودو قبائل کے لئے میدان خالی کر دیا۔ فسادات کے اس تسلسل سے مسلمانان ہند اپنے مستقبل کے لئے نہایت فکر مند ہو چکے ہیں۔ اور انتہائی سنجیدگی سے اس مسئلے پر غور کر رہے ہیں۔ ایک طرف فرقہ پرستوں کی یہ منظم سازش، اور ظالموں کی جارحانہ کوششیں۔ تو دوسری طرف حکومت ہند کے خاموش تماشائی کا کردار بتلا رہا ہے۔ کہ انڈیا کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ سے تنگ تر کرنے کے لئے چاروں طرف سے حملہ کیا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال سے بھی اگر ہمارے دل متاثر نہ ہوں۔ اور ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو پھر کسی بڑی قیامت کا انتظار ہے؟ فساد کا ہو جانا ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف اور قسم قسم کی جماعتیں اور گروہ موجود ہیں۔ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن برسر اقتدار طبقہ جسے فسادات کے انسداد کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کرنا چاہیے وہی خاموش تماشائی کا کردار ادا کرے تو یہ سخت تعجب کی بات ہو گی۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے جنگ آزادی کے موڑ پر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بجا ہو گا کہ مسلمانوں کی قربانیوں سے ہی ہندوستان کو آزادی کی صبح دیکھنی نصیب ہوئی۔ اس کے باوجود یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ہی ملک سے بے وطن کر دیا جائے۔ اور انہیں ہر وقت ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے؟

ہندوستان کے فرقہ پرست اور برسر اقتدار طبقہ کی خاموشی سے بہر حال یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مسلمان خواہ کتنا ہی اپنے ملک کا وفادار رہو۔ وہ بہر حال مشکوک اور فرقہ پرست مجرم ہے۔ وفاداری اور اعتماد کا ثبوت سر کٹانے اور دوکانیں جلنے کے بعد بھی نہیں مل سکتا۔ اس صورت حال میں حکومت سے یہ توقع رکھنا کہ وہ کوئی موثر اقدامات کرے گی۔ ایں خیال است و محال است و جنوں کا مصداق ہوگا۔ اس لئے مسلمانان ہند کو اندرونی طور پر کوئی موثر لائحہ عمل طے کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس وقت غفلت کی نیند سونا اپنے آپ کو ہی نہیں۔ بلکہ پورے ملک کے مسلمانوں کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ اگر ہمیں اپنا وقار قائم کرنا ہے۔ اپنا آپ منوانا ہے۔ تو سب سے پہلے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرنی ہو گی۔ اس کے بغیر نتیجہ صفر ہی ہوگا۔

دوسرا کام آپس کے اتفاق و اتحاد کا ہے۔ مسلمانوں کی بڑی بد قسمتی ہے کہ وہ ایسے نازک موڑ پر بھی آپس میں اختلافات اور لڑائی جھگڑوں میں مبتلا ہے۔ سیاسی ہو یا مذہبی ہر موڑ پر ہمارے اختلافات نے ہمارے اپنے اسلام کے ہاتھ مضبوط کر رکھے ہیں۔ خود فرما دیں۔ اگر ہم اسی طرح کے اختلافات اور لڑائی جھگڑوں میں مبتلا رہے تو یہ چیز ہمارے لئے کس قدر مفید ہو سکتی ہے؟

تیسری بات یہ ہے کہ بیرونی طور پر تمام اسلامی ممالک اس ظلم و بربریت کو روکنے کے لئے موثر اقدامات کریں۔ جب تک اسلامی ممالک اپنے دباؤ کا استعمال نہیں کریں گے۔ وہاں تک ہندوستان کی حکومت مسلمانوں کے تحفظ میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرے گی۔ اس وقت بہت سے اسلامی ممالک کے ساتھ ہندوستان کی حکومت کے گہرے تجارتی و اقتصادی روابط ہیں۔ اس لئے ان ممالک کو چاہئے۔ کہ وہ مسلمانوں کے اس قتل عام پر شدید احتجاج کریں۔

چوتھی گذارش خود حکومت ہند سے ہے کہ وہ مسلمانوں کا قتل عام بند کرائے کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے۔ جس کا انجام یقیناً ملک کیلئے انتہائی خطرناک ہوگا۔ ابھی گذشتہ فسادات کے زخم تازہ تھے کہ بابری مسجد کا مسئلہ پر قتل عام شروع کر دیا گیا۔ جس پر عالم اسلام فوری توجہ دے۔

افضل بٹ کون ہے

روزنامہ جنگ لندن کی ۲۳ جولائی کی اشاعت میں محمد افضل بٹ کا ایک بیان شائع کیا گیا تھا جس پر ہفت روزہ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ مدیر محترم کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ بٹ صاحب کا تعلق قادیانی فرقے سے ہے۔ احقر نے ان کے بے شمار مضامین اور اخباری بیانات پر پہلے بھی تبصرہ کیا

باقی صفحہ ۲۶ پر

شکاگو میں

پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سرزمین امریکہ میں حق و صداقت کے پیغام کی گونج

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو کے زیر اہتمام سرزمین امریکہ میں پہلی مرتبہ ختم نبوت اور حجیت حدیث پر دو روزہ عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

یہ کانفرنس ۷، ۸ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ بمطابق ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء ہفتہ اتوار دنیا کے سب سے بڑے اوہیئر ائیر پورٹ شکاگو کے بالکل پڑوس میں واقع ہوٹل ہالیڈے ان کے وسیع کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس میں پاکستان انڈیا، سعودی عرب اور امریکہ سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام، مفکرین، اور دانشوروں نے تقریریں کیں اور مقالے پڑھے کانفرنس میں شکاگو کے علاوہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مختلف شہروں اور کینیڈا سے کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔

کانفرنس کے انعقاد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو کے امیر مولانا قاری عبداللہ سلیم جناب عبدالحئی، جناب محمد سکندر سعید، جناب عظمت اللہ قادری، جناب احمد محی الدین جناب ڈاکٹر عرفان احمد جناب امتیاز پٹیل اور دیگر رفقاء کار نے رات دن محنت کر کے کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ جبکہ شکاگو کی کئی ایک مسلم تنظیموں کے ذمہ دار حضرات اور کارکنوں نے بھی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں دوڑ دھوپ کی نیز مقامی اخبار و جرائد نے کانفرنس کو مشتہر کرنے میں اچھا کردار ادا کیا۔

● پچھلے سال وفد ختم نبوت (جس میں مولانا عبدالرحمٰن باوا اور راقم الحروف شامل تھے) نے شمالی امریکہ کے اہم شہروں کا تفصیلی دورہ کیا تھا جو ۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء سے شروع ہو کر ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ختم ہوا تھا ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شہروں میں نیویارک سٹی، بالٹی مور، شکاگو، ڈیٹرائٹ، ڈلاس، واشنگٹن، سنسناٹی، کولمبس، ڈیلس، اسپرنگ فیلڈ، ڈلاس، لاس اینجلس، سان فرانسسکو، واشنگٹن، سکرامنٹو وغیرہ اور کناڈا میں سے ٹورنٹو، لندن، انٹاریو، ونی پیگ، ایڈمنٹن، وینکوور وغیرہ شامل تھے۔

اس دورہ میں تمام شہروں کے مراکز اور مساجد میں تقریریں ہوئیں یونیورسٹیوں میں سیمینار ہوئے تمام مسلمان بڑے ذوق و شوق سے جلسہائے ختم نبوت میں شریک ہوئے اس دورے کے خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے قادیانیت کے بارے میں مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی اور علماء کرام اس سلسلے میں کام کرنے کے لئے آگے بڑھے۔

دورہ کے دوران اس امر کا جائزہ لیا گیا تھا کہ شمالی امریکہ کے کسی شہر میں ختم نبوت کے کام کا باقاعدہ طور پر آغاز کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں نگاہ انتخاب شکاگو پر پڑی۔ اسی وجہ سے شکاگو میں دو مرتبہ قیام کیا گیا ۱۳ اکتوبر ۸۸ء تا ۱۹ اکتوبر ۸۸ء اور کینیڈا سے واپسی پر ۲ دسمبر ۸۸ء سے ۱۲ دسمبر ۸۸ء تک۔

چنانچہ ۳ اور ۴ دسمبر ۸۸ء کو میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں کانفرنس کے سلسلے میں بہت ساری تاریخیں سامنے آئیں اور ان پر غور و خوض بھی ہوا مگر آخر کار ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں پر کامل اتفاق ہو گیا۔ اور اسی میٹنگ میں جماعت کی تشکیل بھی ہوئی۔

کانفرنس کے سلسلے میں ابتدائی تیاریاں اس میٹنگ کے بعد جنوری سے شروع ہو گئی تھیں مگر ماہ اگست ۸۹ء سے نقطہ عروج پر پہنچ گئیں۔

ستمبر کے آخری عشرے میں معزز مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی جو ۶ اکتوبر تک برابر جاری رہی۔ یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کانفرنس لندن سے فراغت کے بعد ۲ اکتوبر کی شام وفد ختم نبوت (جو مولانا عبدالرحمٰن باوا اور راقم الحروف پر مشتمل تھا) شام چھ بجے اوہیئر ائیر پورٹ شکاگو پہنچا۔ مولانا عبداللہ سلیم اور جناب امتیاز پٹیل نے خیر مقدم کیا اور مقرر شدہ جگہ پر پہنچایا گیا۔

۵ اکتوبر کی شام کو حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ تشریف لائے۔ ائیر پورٹ پر مولانا عبداللہ سلیم، جناب شبیر سید، امتیاز پٹیل، مولانا عبدالرحمٰن باوا، جناب بہاؤالدین جمال، راقم الحروف اور دیگر احباب نے پرتپاک استقبال کیا اور ائیر پورٹ سے طے شدہ جائے قیام پر ٹھہرایا گیا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۴۵۵۷۳۰ ۔

کانفرنس کی پہلی نشست

کانفرنس میں شرکت کے لئے صبح ۸ بجے سے لوگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ۹ بجے باقاعدہ رجسٹریشن کی ابتداء کی گئی۔ دس بجکر دس منٹ پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہٗ نے فرمائی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض اسلامک سوسائٹی اورنج کاؤنٹی کیلیفورنیا کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی ادا کر رہے تھے تلاوت کلام پاک حافظ محمد یعقوب صدیق نے کی ڈاکٹر مزمل صدیقی نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس عنوان پر یہ پہلی عظیم الشان کانفرنس ہے جو نہایت تزک و احتشام اور شان اور شوکت سے سرزمین امریکہ میں ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت اور حجیت حدیث کے موضوع پر شمالی امریکہ میں کانفرنس کے انعقاد کی شدید ضرورت تھی جس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے شکاگو کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عطا فرمائی ہے۔ اس جماعت کے تمام ساتھی ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں۔

بعد ازاں شکاگو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالحق نے ابتدائی کلمات کہے اور مہمان علمائے کرام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مقررین کی فہرست میں سب سے پہلے راقم الحروف کو خطاب کی دعوت دی گئی چنانچہ احقر نے اردو میں اسلام اور قادیانیت میں تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے اپنے بیان میں یہ واضح کیا کہ قادیانیت نے کن کن امور میں اسلام سے خروج و انحراف کا راستہ اختیار کیا ہے ایسی ۲۰ سے زائد وجوہات بیان کی گئیں جناب ڈاکٹر قادر حسین نے احقر کے بیان کے بعد فوری طور پر ترجمہ کیا ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی نے مزید روشنی ڈالی۔

پہلے اجلاس کے دوسرے مقرر حضرت مولانا واصف حسین تھے جو دیوبند انڈیا سے تشریف لائے تھے آپ نے عربی میں عمدہ مقالہ پڑھا جس میں واضح کیا گیا تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں بنیادی اختلافات ہیں۔ جزوی نہیں۔ جس کا ترجمہ اور خلاصہ ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی نے انگریزی میں پیش کیا

تیسرے مقرر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری تھے جنہوں نے موجودہ دور میں مسلمانوں کی ذمہ داری کے عنوان پر انگریزی میں خطاب کیا جس میں آپ نے شمالی امریکہ کے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی نئی نسل کے عقائد اور ایمان کے تحفظ کی طرف توجہ دیں۔

آپ کے بعد ڈاکٹر محمود احمد بخاری کو دعوت دی خطاب دی گئی۔ آپ فیصل مسجد اسلام آباد کے خطیب و امام ہونے کے علاوہ اسلام آباد اسلامک یونیورسٹی کے شعبہ دعوت و ارشاد کے سربراہ بھی ہیں ڈاکٹر موصوف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ کیا ہے؟ کے عنوان پر انگریزی میں ایک عمدہ پر مغز مقالہ پڑھا۔ آپ نے اپنے مقالے میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر سیر حاصل بحث کی۔ قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہی آسمانوں پر اٹھایا قرب قیامت دنیا میں آپ تشریف لائیں گے آپ کے مقالے کا ایک حصہ تواتر کے بارے میں تھا کہ نزول عیسیٰ کے سلسلے میں تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔ اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

اس نشست کے آخری مقرر میکگل یونیورسٹی کینیڈا کے پروفیسر ڈاکٹر جمال بداوی تھے جنہوں نے اسلامی شریعت میں سنت کا مقام کے عنوان پر انگریزی زبان میں جچی تلی تقریر فرمائی آپ کی تقریر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد مدظلہٗ نے اختتامی دعا کرائی۔

کانفرنس کی دوسری نشست

کانفرنس کی دوسری نشست مجلس مذاکرہ تھی جس کے تین پینل بنائے گئے تھے، ہر ہر پینل کے لئے تین ہال مخصوص کئے گئے تھے پینل نمبر ایک کے اسٹیج سیکرٹری جناب ڈاکٹر عرفان احمد تھے۔ اس کا عنوان ختم نبوت اور حجیت حدیث تھا۔

پینل نمبر ۲ کے اسٹیج سیکرٹری جناب ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی تھے جس کا عنوان احیاء اسلام کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مسلم نوجوانوں کا کردار اور پینل نمبر ۳ کے اسٹیج سیکرٹری ڈاکٹر جمال بداوی تھے جس کا عنوان تھا، روزمرہ کی زندگی میں سنت کو جاری کرنا۔

سوا دو بجے ہی لوگوں نے اپنی اپنی پسند کے مطابق ان کمروں میں بیٹھنا شروع کر دیا تھا۔ حاضرین کی تعداد بہت تھی سب کمرے شرکاء سے پر ہو گئے۔ ٹھیک اڑھائی بجے اسٹیج سیکرٹری حضرات مع ممبران کے کمروں میں تشریف لے آئے۔

طریقہ کار یہ تھا کہ پہلے مقرر ممبران طے شدہ وقت

حدیث شریف کی ایک اہم اور نایاب کتاب

مسند ابی عوانہ

للامام الجلیل ابی عوانہ یعقوب بن اسحٰق الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۶ھ)

پاکستان میں پہلی بار معیاری طباعت عمدہ کاغذ مجلد بندی کے ساتھ منظر عام پر آ چکی ہے

قیمت جلد اول و دوم : ایک سو اسی روپے (۱۸۰)

ناشر: مکتبہ حسینیہ
قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

۱۰. ۱۰ منٹ یا ۱۵، ۱۵ منٹ اسکے مطابق عنوان پر تقریر کریں گے خطاب کے بعد محفل سوال و جواب ہوگی۔

پہلے پینل کے مقرر ممبران چیئرمین اسلامک سنٹر اسٹاکٹن کے ڈائریکٹر مولانا عبیدالرحمٰن، اسلامک سینٹر لاس اینجلس کیلیفورنیا کے ڈاکٹر مفتی عثمان کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور راقم الحروف تھے۔ پہلے جناب ڈاکٹر عرفان احمد خان نے شرکاء مجلس مذاکرہ کے سامنے عنوان کی اہمیت پر روشنی ڈالی بعدازاں طے یہ ہوا کہ تقریر یں کیونکہ سوال و جواب کا مناسب وقت باقی نہیں رہے گا۔ لہٰذا شروع سے ہی محفل سوال و جواب منعقد کی جائے چنانچہ بہت سے سوالات اٹھائے گئے جن کے تسلی بخش جوابات اردو اور انگریزی میں تفصیلاً دیئے گئے۔

مولانا عبیدالرحمٰن اور احقر نے اردو میں جوابات دیئے جن کا ترجمہ ڈاکٹر عرفان احمد نے انگریزی میں کیا جبکہ مولانا عبدالرحمٰن باوا اور ڈاکٹر مفتی عثمان نے براہ راست انگریزی میں جواب دیئے۔

شرکاء مجلس مذاکرہ کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ کمرے کے باہر دروازے سے باہر بھی لوگ کافی تعداد میں کھڑے تھے سوالات زیادہ تر قادیانیت سے تعلق رکھتے تھے۔

ایک آدھ سوال دوسرے موضوع پر بھی ہوا کچھ سوالات حسب ذیل تھے۔ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق۔ ارتداد و زندقہ کی سزا۔ قادیانیوں اور لاہوریوں سے بائیکاٹ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ رہنا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت الہام اور وحی میں فرق وغیرہ

نوٹ:۔ شمالی امریکہ میں نئے مدعی نبوت رشاد خلیفہ نبوی کا فتنہ چل رہا ہے۔ اس جھوٹے مدعی رسالت نے ایروزنا اسٹیٹ میں رسالت کا دعویٰ کیا ہے کچھ محروم ہدایت لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ ان میں سے اس کے ایک چیلے نے ہمارے ہال کمرے میں داخل ہو کر شور مچانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام بنا دیا گیا آخر میں ایک صاحب نے سوال کیا کہ خلافت کے قیام کے لئے کام کیا جائے۔ مولانا عبیدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اس کے لئے ہر مسلمان کو کام کرنے کی ضرورت ہے مگر جب تک خلافت قائم نہ ہو ان فتنوں کو کھلی چھٹی دے دیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے خصوصاً وہ فتنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ آور ہو۔ مولانا عبیدالرحمٰن کی دعا پر یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

پینل کے دو مقرر ممبران حسب ذیل تھے۔

۱. حافظ محمد امین۔
۲. امریکن اسلامک کالج شکاگو کے پروفیسر ڈاکٹر غلام حیدر غاصی۔
۳. مولانا محمد یوسف اصلاحی۔

علی الترتیب ان حضرات نے خطاب کیا پھر محفل سوال و جواب منعقد ہوئی جو نہایت کامیاب رہی۔

پینل نمبر ۳ کے مقرر ممبران حسب ذیل تھے مولانا جعفر محی الدین قادری، شیخ محمد نور، مولانا قادری کا عربی اردو میں بیان ہوا۔ شیخ محمد نور نے انگریزی میں تقریر کی بعدازاں محفل سوال و جواب ہوئی

کانفرنس کی تیسری نشست

کانفرنس کا تیسرا سیشن شکاگو کے سب سے بڑے

ساتواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "قادیانیت' انگریز کا خود کاشتہ پودا !"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام ساتواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان **"قادیانیت' انگریز کا خود کاشتہ پودا"** منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(۱) اس ساتویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے کا عنوان ہے "قادیانیت' انگریز کا خود کاشتہ پودا"
(۲) اول پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **گولڈ میڈل**، خصوصی سند اور کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔
(۳) دوم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **سلور میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔
(۴) سوم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **کانسی کا میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔
(۵) مقابلے میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔
(۶) اس کے علاوہ (۱۰) **خصوصی قیمتی انعامات** کتابوں کے دیے جائیں گے۔
(۷) مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔
(۸) مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)
(۹) مضامین کے آخر میں اپنا نام مع ولدیت، مکمل ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو) ضرور تحریر فرمائیں۔
(۱۰) جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔
(۱۱) جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیے۔
(۱۲) مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلے میں شامل نہ ہوں گے۔
(۱۳) مضمون بھیجنے والے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کے لیے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائے۔
(۱۴) نتائج کی اطلاع ہر امیدوار کو بذریعہ خط اور اخبارات ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔
(۱۵) تقریب تقسیم انعامات مارچ ۱۹۹۰ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپکا بھائی **محمد متین خالد**

ـــ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے : صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ **ننکانہ صاحب** ضلع شیخوپورہ ـ فون ۷۲۹

مسلم کمیونٹی سنٹر میں مغرب کے بعد شام پونے سات بجے شروع ہوا جو ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ اس نشست کے سٹیج سیکرٹری نارتھ الی نائے یونیورسٹی کے استاد فضیلۃ الشیخ محمد نور تھے۔

اسلامک فیڈریشن رولنگ میڈوز کے امام حافظ محمد یعقوب شریف نے تلاوت کلام پاک سے اس کا آغاز کیا اس مجلس کے پہلے مقرر ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی تھے۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر انگریزی میں نہایت سلجھی ہوئی تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد مولانا تقی عثمانی مدظلہ کو دعوت خطاب دی گئی چنانچہ آپ نے اسلام میں حدیث کی قانونی حیثیت کے عنوان پر انگریزی میں ایک وقیع مقالہ پڑھا

اس نشست کے تیسرے مقرر یونیورسٹی امام محمد بن سعود ریاض شعبہ عربی زبان کے پروفیسر ڈاکٹر صالح حسین عبداللہ العائد تھے جنہوں نے عربی زبان میں "قادیانی فتنہ خطرناک کیوں ہے" کے عنوان پر عربی میں جامع تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی نے اس کا خلاصہ انگریزی میں پیش کیا۔

بعد ازاں اسٹیج سیکرٹری نے مسجد "التقوی" بروک لین نیویارک کے خطیب و امام جناب سراج وہاج کے بارے میں اعلان کیا۔ آپ مائک پر تشریف لائے اور ختم نبوت کا مقام اور حدیث کی ضرورت کے عنوان پر ولولہ انگیز پرجوش خطاب کیا۔

اس نشست کے آخری مقرر اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ (اسنا) کے صدر جناب ڈاکٹر احمد ذکی حماد تھے۔ آپ نے حجیت حدیث کے عنوان پر جامع بیان فرمایا۔

ٹھیک دس منٹ پر یہ اجلاس حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں ایک تقریر عربی کے سوا سب انگلش میں ہوئیں ساڑھے نو بجے عشاء کی نماز ادا کی گئی۔

عشاء کے بعد باہر سے تشریف لائے ہوئے علمائے کرام کے اعزاز میں ایم سی سی کی طرف سے پرتکلف عشائیہ دیا گیا۔

چوتھی نشست کا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو ٹھیک دس بجے تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ اس نشست کے اسٹیج سیکرٹری ڈاکٹر جمال بداوی تھے۔ انگریزی میں تین تقاریر کے علاوہ باقی سب تقاریر اردو میں ہوئیں۔ اردو میں جو تقاریر ہوئیں اس کے مقررین حسب ذیل ہیں جمعیت علماء اسلام پاکستان مرکزی رہنمایان حضرت مولانا سمیع الحق، حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، حیدرآباد دکن سے مولانا منتظور حمید الدین عاقل حسامی، لکھنؤ دار العلوم ندوۃ العلوم سے مولانا برہان الدین، رام پور انڈیا سے مولانا محمد یوسف اصلاحی تھے ان حضرات کی تقاریر کا خلاصہ جناب عبدالحمید ڈوگر صاحب نے کیا جبکہ انگریزی زبان میں اسلامک سنٹر لاس اینجلس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فتحی عثمان، یونیورسٹی امام محمد بن سعود ریاض کے پروفیسر ڈاکٹر جعفر شیخ ادریس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمن باوا نے خطاب کیا۔

آخری اجلاس

آخری اجلاس مغرب کے بعد ہوا جس میں تمام شرکاء جلسہ اور باہر سے تشریف لائے ہوئے مہمانان گرامی کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا، علماء کرام کو ایک بڑے اسٹیج پر بٹھا دیا گیا جہاں کھانا چنا گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد ۸ بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا تلاوت کلام پاک حضرت مولانا قاری عبداللہ سلیم نے فرمائی۔ اس اجلاس کے اسٹیج سیکرٹری شکاگو اسٹیٹ یونیورسٹی شکاگو کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالوحید فخری تھے۔

اس اجلاس میں خطاب کرنے والے جناب پرنس محمد الفیصل کے علاوہ یونائیٹڈ اسٹیٹ نیشنل مسلم کے لیڈر امام وارث دین محمد الیجاہ محمد کے بیٹے اور ڈاکٹر احمد سقر، ڈاکٹر داؤد اسعد تھے۔ جبکہ پہلے بیان کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کا بیان پڑھ کر سنایا گیا۔ آخر میں مولانا مولانا عبداللہ سلیم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو نے عربی اور انگلش دونوں زبانوں میں چند اعلانات کئے۔ تمام مہمانوں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس اجلاس کا اختتام جناب مولانا عبدالرحمن صدیقی کی دعا پر ہوا۔

شکاگو میں منعقد ہونے والی پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس مجموعی حیثیت سے انتہائی کامیاب رہی اور انشاء اللہ اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے یہ کانفرنس سال ختم نبوت کا ایک حصہ تھی پورے شمالی امریکہ کے مسلمان اس کانفرنس کے انعقاد پر بہت خوش ہیں

ختم نبوت کانفرنس
ایک نظر میں

نمائندہ خصوصی

- کانفرنس ہال میں قرآن کی آیات اور مختلف احادیث مع ترجمہ انگریزی کے بینر لگائے گئے تھے جو سب کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔
- شکاگو شہر میں بہت سے اسلامی مراکز ہیں ہر ہفتہ اتوار کو ان میں اہم پروگرام ہوتے ہیں مگر کانفرنس کے موقع پر سب مراکز نے قربانی دی اپنے تمام پروگراموں کو منسوخ کرکے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ کانفرنس میں مراکز کے تمام ذمہ دار ارکان سے ملاقات ہوئی۔
- کانفرنس نہایت منظم اور مرتب تھی جس کے ذمہ جو ڈیوٹی لگائی گئی تھی اس نے نہایت خوشدلی اور خوش اسلوبی سے نبھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو کے اراکین اور ورکرز نے اس سلسلے میں مثالی کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی اور دیگر مترجم حضرات نے بھی اپنی ذمہ داری پورا کرنے کا حق ادا کر دیا۔
- تین کتابچے کانفرنس کے بارے میں

انگریزی میں چھپا ہوا پروگرام ایک عمدہ چھپا ہوا قلم جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (انگریزی میں) درج تھا مع فائل کور اس پر بھی جماعت کا نام لکھا تھا) کانفرنس کے شرکاء کو پیش کیا گیا۔ مجلس شکاگو کی طرف سے تقسیم کئے گئے تین کتابچوں میں سے ایک انگریزی دوسرا اردو اور تیسرا انگلش اردو دونوں زبانوں میں تھا۔

- تمام حاضرین کو مجلس شکاگو کی طرف سے نہایت خوبصورت بیج لگائے گئے تھے ہال میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص کو ٹائپ کر کے بیج لگایا جاتا اور مذکورہ بالا فائل دی جاتی۔ جبکہ مہمانان گرامی کو مخصوص ممتاز بیجز دیئے جاتے جن پر ان کا نام اور مختصر تعارف ٹائپ ہوتا تھا۔
- ہر مقرر کی تقریر کے بعد درمیانی آواز میں تکبیر اللہ اکبر کے الفاظ ایک مرتبہ یا تین مرتبہ دہرائے جاتے یعنی مجمع میں کوئی صاحب صرف لفظ "تکبیر" کہتا تھا اور باقی شرکاء صرف اللہ اکبر کہتے تھے۔

پہلی چار نشستوں میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی لیکن آخری اجلاس میں دو ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے موقع پر ۱۰ لاکھ روپے کا لٹریچر تقسیم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا اسی اعلان کے پیش نظر پانچویں عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے موقع پر بے پناہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح شکاگو ختم نبوت کانفرنس میں لٹریچر تقسیم کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا چھوٹی بڑی پیٹیاں لٹریچر کی لائی گئی تھیں۔ ہال کے باہر اسٹال لگایا گیا اور باقاعدہ محترم باوا صاحب اور راقم کی نگرانی میں انگریزی اردو اور عربی تینوں زبانوں میں لٹریچر مفت تقسیم ہوا۔

شکاگو کے تمام اخبار برادران نے بھرپور تعاون کیا جناب وارث دین محمد الیجاہ محمد کے بیٹے جنہوں نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اس کے گمراہ ہونے کا اعلان کیا اور اس کے باطل طریقے کو چھوڑ کر مخلصانہ طور پر اسلام کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے ان کے ہفت روزہ انگریزی اخبار مسلم جرنل شکاگو نے کانفرنس کو خوب کوریج دی اردو انگلش ماہنامہ پاکستان شکاگو نے بھی اس سلسلے میں اپنا حق ادا کر دیا ہال کی ایک سمت میں چائے اور کافی کا عمدہ انتظام تھا پہلے اور چوتھے اجلاس میں حسب ترتیب ۱۵ اور ۱۰ منٹ کا چائے کا وقفہ بھی دیا گیا مولانا عبداللہ سلیم اور ان کے چاق و چوبند ساتھی بڑی خوش اسلوبی سے کانفرنس کا پورا انتظام سنبھالے ہوئے تھے۔ ہر ایک کے پاس ایک واکی ٹاکی تھی جو ایک دوسرے سے ربط کا کام دے رہے تھے

نگرانِ اعلیٰ
عربی و اسلامیات
استاذ الاساتذہ حضرت مولانا
مختار احمد مظاہری صاحب
مدظلہ العالی
ناظم تعلیمات جامعہ حنفیہ بورے والا

جامعہ حنفیہ بورے والا (رجسٹرڈ)

نگرانِ اعلیٰ
شعبہ میٹرک
علاقہ کے مشہور استاد جناب
الحاج محمد شفیع چوہدری صاحب
سابق ہیڈ ماسٹر ایم سی ہائی اسکول بورے والا
موجودہ ہیڈ ماسٹر
جامعہ حنفیہ بورے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعہ حنفیہ جدید تقاضوں کے مطابق خالص اسلامی تعلیم گاہ اور عظیم تربیت گاہ ہے۔ اس کی تین سالہ شاندار ترقی درج ذیل ہے۔ ● بحمداللہ آج جامعہ میں ۲۳ کمرے ۵ برآمدے اور دو منزلہ شاندار مسجد تعمیر ہو چکی ● زیر تعلیم طلباء ۳۵۰ ہیں جنہیں ۲۵۰ طلباء کی تعلیم قیام و طعام کا جامعہ کفیل ہے ● اساتذہ و عملہ کی تعداد ۲۰ ہو چکی ہے ● جامعہ گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد وصول نہیں کرتا ● شعبہ عربی و اسلامیات میں ۴ اساتذہ، شعبہ حفظ و قرأت میں ۵ اساتذہ اور شعبہ میٹرک میں ۷ اساتذہ ہیں

خواتین و طالبات کی دینی ضرورت کے لئے عظیم تعلیمی منصوبہ مدینۃ المسلمات لجامعہ حنفیہ بورے والا جس کا تعمیری و تعلیمی افتتاح عنقریب ہوگا

اپیل: جامعہ حنفیہ نے طالبات کی تعلیم کے لئے جگہ خریدی ہے، اس کی قیمت تقریباً تین لاکھ روپیہ جامعہ نے ادا کرنی ہے۔ تمام مسلمان اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل فرماویں۔

جدید داخلہ یکم جنوری ۱۹۹۰ء سے

داخلہ صرف درجہ اعدادیہ (سال اول) میں ہوگا شرطِ داخلہ: طالب علم حافظ قرآن یا پرائمری پاس ہو۔ اعدادیہ کے مضامین عربی، اسلامیات، فقہ، صرف، نحو، فارسی، انگریزی، اردو، ریاضی، قرأت۔

المُعلِن: محمد طیب حنفی۔ مہتمم جامعہ حنفیہ (رجسٹرڈ) بورے والا، وہاڑی، پنجاب، پاکستان فون ۳۷۹۲

مغربی جرمنی میں

پاکستانی اسلامک سنٹر کی تعمیر کیلئے اقدامات

رپورٹ : محمد رفیع الزمان

پاک محمدی مسجد فرانکفرٹ میں مقامی تاجر برادری اور اہل وطن کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ بعد نماز جمعہ پاک محمدی مسجد کے بنیادی رکن محمد رفیع الزمان نے مسجد میں موجود نمازیوں کو اس اجلاس کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے سفارتخانہ پاکستان بون سے آئے ہوئے مہمان پروفیسر دین محمد ڈیٹو کا تعارف کراتے ہوئے۔ ان سے اس اہم اجلاس کی صدارت کی درخواست کی۔ جسے انہوں نے بشکریہ قبول کیا۔ حافظ مشتاق الرحمٰن نے تلاوت کلام پاک سے جلسے کی کاروائی کا آغاز کیا۔ بعدازاں تاجر برادری کی درخواست پر امام مسجد و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حافظ مشتاق الرحمٰن نے ادارہ ہذا کی کارگردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے۔ حاضرین اجلاس کو آگاہ کیا کہ اس وقت ادارہ ہذا میں ۶۰ بچے اور بچیاں درس قرآن کی تعلیم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ جس میں سے ۱۱ بچے حفظ قرآن کر رہے ہیں۔ انہوں نے ادارہ ہذا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے حاضرین کو متوجہ کیا کہ وقت کی ضرورت ہے کہ تمام پاکستانی برادری متحد ہو کر ایک اسلامی سنٹر کی تعمیر کی ابتدا کرے۔ تاجر برادری سے انہوں نے خصوصی طور پر اس اہم ذمہ داری میں آگے آکر کام کرنے کی درخواست کی۔ مقامی تاجر برادری نے اس کام میں ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ حاضرین اجلاس نے تفصیلی طور پر تمام حالات کا مکمل جائزہ لینے کے بعد فوری طور پر اس کام کے آغاز کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے مسجد، مدرسہ، اور اسکول پر مشتمل ایک سنٹر کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی کا انتخاب کیا۔ (۱) جناب شریف حسین (۲) جناب پرویز اختر، (۳) جناب رفیق احمد (۴) جناب زاہد خان (۵) جناب راجہ مہتاب خان (۶) جناب تبسم (۷) اقبال درلہا خان (۸) جناب اعجاز خان (۹) شیخ عظیم، (۱۰) جناب پروفیسر دین محمد ڈیٹو۔

قادیانیوں کو مولوی فقیر محمد کا انتباہ۔،

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان اور تمام قادیانیوں سے کہا ہے کہ وہ آئین اور قانون کے مطابق خود کو غیر مسلم آقلیت تسلیم کر لیں۔ اور ووٹ بنوا کر اور مردم شماری میں حصہ لے کر پاکستان کے باعزت شہری بنیں۔ پھر دوسری غیر مسلم آقلیتوں کی طرح قادیانی غیر مسلم کو بھی بنیادی انسانی حقوق دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر قادیانی جماعت نے آئین اور قانون کو تسلیم نہیں کرنا ہے۔ تو قانون کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان تھانوں میں پرچے درج کرائے جائیں گے۔ اور قصور وار ملزمان کو گرفتار کرا کر جیل خانہ بھجوایا جائے گا۔ اگر مرزا طاہر ہیڈ آف ربوہ مقیم لندن بھی پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو اس کے خلاف بھی مقدمہ درج کرا کر اس کو بھی گرفتار کرایا جائے گا۔ کیوں کہ آئین اور قانون سے بالا کوئی نہیں ہے۔ خواہ مرزا خورشید احمد یا مرزا غلام احمد آف ربوہ ہوں مولوی فقیر محمد نے یہ باتیں جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری راجہ غالب احمد کی اس اپیل کے جواب میں کہی ہیں۔ کہ قادیانی جماعت کو آئین کے مطابق بنیادی انسانی حقوق دیئے جائیں مولوی فقیر محمد نے کہا کہ چونکہ ربوہ صوبہ پنجاب میں ہے۔ اس لئے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر کاروائی کا حق حکومت پنجاب کو ہے۔ اور قانون پر عمل کرانا اس کی قانونی ذمہ داری ہے۔

پیارے نبیﷺ کے دشمنوں سے تعاون کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ ماریں

صادق آباد۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر ایم عبداللہ ربانی اعوان نے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ خاتم الرسل کے دشمن سے مالی تعاون بند کیا جائے۔ کیوں کہ اگر آپ مرزائی سے کچھ بھی خرید کریں گے۔ تو اس کا فائدہ دارالکفر چناب نگر ربوہ بھیجا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اپیل کرتے ہیں کہ مرزائی سے کچھ خریدنا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ ایم عبداللہ ربانی اعوان نے کہا کہ ہم حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ مرزائی جتنے بھی سرکاری عہدوں پر فائز ہیں ان سے انکے عہدے چھینے جائیں اور ان کے جلسے جلوس اور غلیظ لٹریچر کی اشاعت و تقسیم پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی کی تشکیل۔،

میانوالی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس حضرت مولانا محمد رمضان صاحب سرپرست صوفی امیر عبداللہ خان صاحب آف چشتوٹہ امیر، حافظ مولانا ریاست علی صاحب نائب اول امیر، مولانا محمد حیات خان صاحب نائب امیر دوم، صاحبزادہ مولانا عبدالجلیل صاحب نقشبندی ناظم اعلیٰ، ملک عبدالحئی صاحب جائنٹ سیکرٹری مولانا عبدالحکیم صاحب فاروقی نشر و اشاعت، مولانا محمد صدیق صاحب خازن اور علامہ مولانا احمد گل صاحب سالار اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اجلاس میں عنقریب ضلعی سطح کی ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

قادیانیت دھوکہ فریب اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حسن محمود عودہ

قادیانیت سے توبہ کرنے کے بعد عودہ صاحب کا جلسہ سے خطاب

مانچسٹر (پ ر) اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں ۴ نومبر کو جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مانچسٹر پولیٹن بری اور دوسرے شہروں سے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی جلسے سے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے سابق سیکرٹری اور قادیانی عربی جریدہ "التقویٰ" کے ایڈیٹر حسن محمود عودہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بد قسمتی سے ہمارا خاندان قادیانیت کے دھوکے میں آگیا۔ مگر اب ہم پر حقیقت کھل چکی ہے۔ میں میری والدہ میری اہلیہ بھائی اور بہن سب قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام لاچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مرزا طاہر کے بہت قریب رہا ہوں۔ اور قادیانیت کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ مذہب بالکل جھوٹ اور فریب کا پلندہ ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے تلقین کی کہ وہ علماء کرام کی طرف سے قادیانیت پر لکھے گئے لٹریچر کا صاف دل و دماغ سے مطالعہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحمٰن باوا نے کہا کہ یہ ہمارے لئے بڑی کامیابی ہے۔ کہ کل تک جو قادیانیوں کے ساتھ تھے۔ آج وہ ہمارے ساتھی بن چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بہائی، عیسائی وغیرہ اپنے نام کو استعمال کرکے اپنا مذہب پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ قادیانی غیر مسلم اپنے آپ کو مسلمان بتا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ہم ان کے دھوکہ کو نہیں چلنے دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ قادیانی اپنے آپ کو اسلام کا فرقہ کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال رہے ہیں۔ قادیانی فرقہ نہیں بلکہ الگ امت ہے۔ اسلام اور قادیانیت میں اصول اور قانون کا اختلاف ہے۔ دونوں کے راستے بالکل جدا ہیں۔ آخر میں انہوں نے حسن محمود عودہ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی۔

اسلامک اکیڈمی کے سربراہ مولانا اقبال رنگونی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو مبارکباد دی کہ وہ پوری دنیا میں تحفظ ختم نبوت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ منکرین ختم نبوت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ منکرین ختم نبوت کے تعاقب کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کریں۔

راولپنڈی پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مولانا قاری محمد امین نے کہا کہ فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے وفاقی حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ ملک میں مرتد کی شرعی سزا جلد نافذ کرے۔ دریں اثناء مولانا عبدالرحمٰن باوا نے جامع مسجد بری میں جمعہ سے قبل خطاب کیا۔ اور لوگوں کو اسلام دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے منظم جدوجہد کی تلقین کی۔

ڈیٹن میں ختم نبوت پر خطاب

ڈیٹن کے سب سے بڑے اسلامک سینٹر میں ۱۳ اکتوبر عشاء کے بعد عالمی مجلس کے راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے عربی میں عقیدہ ختم نبوت پر خطاب کرتے ہوئے قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اور مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مؤثر کردار ادا کریں۔ اور ختم نبوت کے منکرین سے اپنے ایمان اور عقیدہ کو بچائیں۔ اسی طرح مولانا منظور احمد الحسینی ۱۲ اکتوبر کو کولمبس تشریف لے گئے۔ اور وہاں اسلامک سینٹر میں امام صاحب اور مختلف احباب سے ملاقاتیں کی گئیں۔

سنسناٹی میں جلسۂ ختم نبوت

شمالی امریکہ کی ریاست اوھایو کے سب سے بڑے شہر سنسناٹی کے اسلامک سینٹر میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ۸ بجے تا ۱۰ بجے عظیم الشان جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں مقامی دوستوں نے شرکت کی۔

واشنگٹن میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب باوا کا خطاب

واشنگٹن کے اسلامی مرکز (جہاں مولانا عبدالرشید رشیدی امامت کرتے ہیں) مولانا عبدالرحمٰن باوا نے خطبہ جمعہ سے قبل مسئلہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت پر انگلش میں خطاب کیا۔ اور حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خان محمد مدظلہ نے جمعہ کی نماز کے بعد دعا کرائی۔ واشنگٹن میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ اور مولانا عبدالرحمٰن باوا نے وائس آف امریکہ کو ایک انٹرویو بھی دیا۔

عالمی مجلس کا دو رکنی وفد واپس لندن پہنچ گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دو رکنی وفد جو مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا ۲۰ روزہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دورہ کے بعد لندن واپس پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا دورہ نہایت ہی کامیاب رہا ہے۔

اسپرنگ فیلڈ میں جلسہ ختم نبوت

امریکہ کی ریاست اوھایو کے دار الحکومت کولمبس سے کم و بیش پچاس میل دور اسپرنگ فیلڈ شہر میں ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت اور حجیت حدیث کے عنوان پر علماء کرام نے تقریریں کیں۔ اس جلسہ ختم نبوت کی صدارت امیر مرکزی حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے جبکہ اسلامک سینٹر

باقی صفحہ ۲۶ پر

نزلہ کُشتن روزِ اوّل
گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو سمجھ لیجیے کہ نزلہ زکام کی آمد آمد ہے۔ اسے معمولی بیماری سمجھ کر نظرانداز نہ کیجیے۔ فوری جوشینا لیجیے ورنہ زکام، کھانسی اور بخار جیسے تکلیف دہ امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔
جوشینا۔ صدیوں سے استعمال ہونے والے جوشاندے کے نہایت مؤثر، کافی و شافی قدرتی اجزا کا
خُلاصہ (ایکسٹرکیٹ) ہے جو ہمدرد کے ماہرینِ فن نے سال ہا سال کے تجربات و تحقیق کے بعد جدید دور کے مصروف انسان کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اسے جوشاندے کو ابالنے، چھاننے اور شکر ملانے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔
ایک پیکٹ جوشینا ایک کپ گرم پانی میں ڈالیے فوری استعمال کے لیے جوشاندے کی ایک خوراک تیار ہے۔
ہمدرد کی فنی محنت اور دوا سازی کی صلاحیت کا مظہر
جوشینا
جوشاندے کی مکمل توانائی
نزلہ و زکام۔ جوشینا سے آرام
ہمدرد
جوشینا دو پیکنگوں میں دستیاب ہے خوب صورت پلاسٹک مگ میں اور گتے کے کارٹن میں۔
آوازِ اخلاق
عفو و درگذر بہترین انتقام ہے

بقیہ: اداریہ

مختصر وقت میں مولانا نے وہ تابڑ توڑ حملے کئے کہ ایوان اقتدار لرز اٹھا۔ اس کے چند ہی دنوں بعد وزیراعظم بے نظیر بھٹو کراچی آئیں۔ تو کنور ادریس نہیں تھا۔ ہم اس عظیم کامیابی پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ وہ امتناع قادیانیت آرڈیننس اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے بھی اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

یہاں ہم نئے چیف سیکرٹری صاحب کو بھی توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ کنور ادریس نے اپنے عہد میں جو قادیانیت نوازی کی ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے۔ اور صوبہ سندھ خصوصاً میرپور خاص، کنری اور کراچی وغیرہ میں قادیانی کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور انہیں قانون کا پابند بنایا جائے۔

بقیہ: مولانا عزیز گلؒ

شیخ الہند میرے مذہبی رہنما ہیں اور میں ان کی توہین شرعاً اور مذہباً برداشت نہیں کر سکتا ..... اس نے میرے مذہبی جذبات مشتعل کئے اس لئے میں نے اس کے خلاف یہ کارروائی کی۔ تین سال سے زائد حضرت شیخ الہندؒ کے مالٹا میں قید رکھنے کے بعد آپ لوگوں کو رہا کیا گیا۔

ہندوستان واپس تشریف لانے کے بعد آپ پھر جدوجہد آزادی میں اپنے شیخ کے ساتھ دوبارہ مشغول ہوگئے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں جمعیت علماء ہند کے پلیٹ فارم سے کام شروع کیا اور قیام پاکستان تک جمعیت علماء ہند سے وابستہ رہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے تمام امور سے یکسوئی اختیار کر لی اور "مالاکنڈ" ایجنسی کے قریب اپنے گاؤں "میاں گانوکلے" (سیرے) میں رہنے لگے۔ پاکستان اور ہندوستان کے بڑے بڑے مدارس کی طرف سے آپ کو درس و تدریس کی دعوت دی گئی لیکن آپ نے کسی کو قبول نہ فرمایا اور بقیہ تمام زندگی حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات اور ترجمہ القرآن کے مطالعے میں گزار دی اور آپ کی آخری زندگی اس شعر کا مصداق بن گئی۔

ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ام
الا حدیث یار کہ تکرار می کنم

ترجمہ: میں نے جو کچھ پڑھا تھا وہ بھول گیا ..... مگر یار کی باتیں کہ اس کو بار بار پڑھتا ہوں۔

حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسلاف علماء دیوبند کی آخری کڑی تھے اور واقعی حضرت شاہ عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جیسا کہ علماء دیوبند کے بارے میں فرمایا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے قافلے کا ایک حصہ باقی رہ گیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند کی شکل میں گزشتہ صدی میں پیدا فرمایا۔

جاں نثاری، صبر و تحمل، صلاح و تقویٰ، کردار و عمل، پختگی عقیدہ، قوت عمل، ایثار و قربانی، وعدہ وفائی، صداقت، دیانت، اداء الفرض جو انہی صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرہ امتیاز تھیں۔ ان سے حضرت مولانا عزیز گل صاحب متصف تھے۔ تمام زندگی صرف دین اسلام کی سربلندی کیلئے جہاد میں گزار دی۔ والدین کی جو کچھ زمینیں تھیں سب اس میں صرف فرمادیں۔ پورا گاؤں اس تحریک آزادی میں ختم کر دیا۔ وفات کے وقت کچا مکان، وہ بھی جگہ جگہ سے بوسیدہ ..... چاہتے تو دولت کے انبار لگا دیتے لیکن مومن کی طرح فقر و فاقہ کو اختیار کر لیا تاکہ قیامت کے دن انعامات خداوندی کے مستحق بن جائیں ..... ریاکاری سے اتنی نفرت کہ تصور سے بالاتر ..... بڑے بڑے صحافی حاضر خدمت ہوئے ..... بڑے بڑے علماء کرام خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ نے جو تحریک میں حصہ لیا ..... زندگی اسی جہاد میں گزار دی ..... کچھ تو بیان فرمادیجئے ..... فرماتے تھے مجھے کچھ یاد نہیں ..... سب کچھ بھلا چکا ہوں ..... اس سے دین کا کیا فائدہ جاتے وقت بس جاؤ کوئی نیک کام کرو۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ ــــــ اور حضرت مولانا ہزاروی فرمایا کرتے تھے ..... یہ ہمارے اسلاف کی آخری نشانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عزیز گل صاحب کی قبر پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور موجودہ دور کے تمام علماء کرام کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: محسن انسانیت

★ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آپ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں جو سب سے زیادہ سخی ہیں۔ وہ سب سے پہلے آنحضرت سے ملیں گی چنانچہ حضرت زینب ام المومنین نے سب سے پہلے وفات پائی۔

★ غزوہ بدر یا احد میں ایک صحابی کی آنکھ نکل گئی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کی آنکھ کو اسی جگہ رکھ دیا۔ اور وہ بالکل درست ہو گئی۔ اور آخر تک ان کی آنکھ میں کبھی تکلیف نہ ہوئی۔

بقیہ: غزوہ خندق

ہو رہا ہے لہٰذا جتنا لمبا محاصرہ ہوگا۔ ہمارا اتنا ہی زیادہ نقصان ہوگا اور مسلمانوں کو اتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ ہم واپس چلے جائیں کفار تو پہلے تنگ آچکے تھے انہوں نے واپسی میں ہی عافیت سمجھی۔ حضرت حذیفہؓ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے نہ تو جاتے ہوئے سردی محسوس ہوئی اور نہ واپس آتے ہوئے سردی یا اندھیرا محسوس ہوا۔ جب میں نے واپس آکر تمام رپورٹ آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کی تو آپ اتنے خوش ہوئے اور اتنے زور سے ہنسنے لگے کہ اندھیرے کے باوجود آپ کے دندان مبارک چمکنے لگے اور پھر مجھے اپنے قدموں میں لٹا دیا۔ جو مبارک چادر آپ پر تھی۔ اس کا ایک حصہ مجھ پر ڈال دیا۔ یہاں تک کہ نہایت اطمینان و سکون سے صبح تک سویا رہا جب نماز فجر کا وقت ہوا۔ تو مجھے آواز دی قم یا نومان۔ اے سونے والے اٹھو۔

لشکر کفار تو مدینہ سے واپس چلا گیا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اب دشمن مدینہ پر کبھی حملہ نہیں کر سکے گا بلکہ ہم مسلمان ان پر حملہ کریں گے چنانچہ اس کے بعد ایسا ہی ہوا۔

بقیہ: قبر مسیح

وہ تکبر، شراب طور، نہ عابد، نہ زاہد وغیرہ وغیرہ (مکتوبات احمدیہ صفحات ۴۳۔۴۴) لہٰذا جو شخص کسی کا مثیل بنے وہ مثال کی توہین نہیں کرتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا مثیل کے مفہوم کو ہی نہیں سمجھتا تھا اور خود ہی اپنی تردید کرتا ہے۔

چنانچہ مرزائی بری طرح شکست کھانے کے بعد گرجا میں گڑبڑ کرتے ہوئے وہاں سے کھسک گئے اور باوجود پادری عنایت اللہ اور لوگوں کے اصرار پر کہ انہیں جواب دیں پھر سامنے نہ آئے اور بھاگ گئے۔

بقیہ: تبلیغ و تشہیر

تھا۔ انہوں نے ہمیشہ قادیانیت کی تبلیغ کی ہے۔ لیکن آج کل اپنے آپ کو عوامی نیشنل پارٹی کے صدر کے عنوان سے متعارف کرانے کی سازش میں ہیں۔ گویا عوام کو یہ تاثر دینا ہے کہ اب قادیانی گروہ کے ساتھ ساتھ کچھ سیاسی پارٹیاں بھی قادیانیوں کی حمایت میں آچکی ہیں۔ عوامی نیشنل پارٹی کے راہنما مسٹر ولی خان صاحب ہیں۔ انہوں نے بھی قادیانیوں کی حمایت میں بیانات دیئے ہیں۔ جس سے ان کے عزائم اور بھی واضح ہو چکے ہیں۔ بٹ صاحب ہوں یا کوئی اور! کسی بھی عنوان سے سامنے آئیں گے۔ انشاء اللہ صداقت کے متوالے ان کو بے نقاب کرتے رہیں گے!

بقیہ: خبریں

کے چیئرمین ڈاکٹر خیرات الدین نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور علاقہ بھر سے حضرات و خواتین کی ایک بڑی تعداد جلسہ ختم نبوت میں شریک ہوئی۔

عصر کی نماز کے بعد شروع ہو کر عشاء کے کم و بیش دو گھنٹے بعد تک یہ اجتماع جاری رہا۔ اس جلسے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مولانا عبدالرحمن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی جمعیۃ علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری حضرت مولانا زاہد الراشدی ممبر پنجاب اسمبلی حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا میاں محمد اجمل قادری کے علاوہ مقامی احباب میں سے ڈاکٹر آفتاب احمد، ممتاز احمد، اور دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں محفل سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ اس جلسہ میں قادیانیوں کے دونوں دھڑوں احمدی لاہوری احمدی قادیانی گروپ اور دیگر کافروں کے درمیان فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا کہ دیگر کافر قوموں کے ساتھ مل جل کر رہنے۔ لین دین اور کاروبار کی اجازت ہے لیکن لاہوری اور قادیانی چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک نئے خود ساختہ نبی کے پیروکار ہیں۔ اور مرتد و زندیق ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ لین دین سماجی اور مذہبی تعلقات کی اجازت نہیں ہے۔

بھکر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد رمضان انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) بھکر کے ممتاز عالم دین اور جامع العلوم عیدگاہ شمالی بھکر کے مہتمم حضرت مولانا محمد رمضان صاحب انتقال کر گئے۔ آپ حضرت شیخ مدنیؒ، حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت لاہوریؒ کے شاگرد تھے۔ سادگی و خلوص کا پیکر، اخلاق و شرافت کا مجسمہ اور دین کا درد رکھنے والے مخلص عالم دین تھے۔ ان کی وفات سے ضلع بھکر ہی نہیں بلکہ پورے علاقہ تھل میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی دینی و علمی خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: بزم

بات ڈالی گئی کہ یہ مرگی ہے۔ تو میں نے دائیں ہاتھ کو زور سے اس کے سینے پر مارا اور کہا دور ہو جا تیرا مجھ سے کوئی حصہ نہیں۔ تب وہ خطرناک بیماریاں جاتی رہیں۔ اور وہ شدید درد بالکل جاتا رہا۔ مگر جکڑ کبھی کبھی ہوتا تھا۔ دوسرا مرض پیشاب کا ہے۔ جو کہ ۲۰ برس سے ہے۔ اور اب تک ۲۰ مرتبہ کے قریب پیشاب آتا ہے۔ یعنی شوگر کا مرض ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربے کی روشنی میں اس بیماری کے نتیجہ میں آنکھوں میں موتیا بھی اتر سکتا ہے۔ یا بڑا پھوڑا کاربنکل یا نکل سکتا ہے۔ جو مہلک ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت مجھے موتیا کے بارے میں الہام ہوا۔ سو ایک عمر گذری اب میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ آخری الفاظ میں دیکھیں اور اب یہ الفاظ پڑھیں۔ مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں جبکہ دوسرا نیچے کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سن ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا۔ اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا۔ اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریباً ۳۰ برس سے ہیں۔ یہ دونوں کبھی تو دعا سے اس طرح بھاگ جاتی ہیں۔ جیسے کبھی تھیں ہی نہیں۔ اور کبھی پھر آ جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے دعا کی کہ سب بیماریاں ختم ہو جائیں۔ جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا اور یہ لکھا تھا کہ ایک عمر گذری میں ان بیماریوں سے محفوظ ہوں۔ اور پڑھیے میں ایک دائم المرض ہے۔ یعنی ہمیشہ بیمار رہنے والا۔ مریض آدمی ہوں۔ ہمیشہ دوران سر اور کم خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ ایک بیماری شوگر ہے کہ ایک مدت سے چلی آ رہی ہے۔ مرزا کسی کو ایک خط میں لکھتا ہے کہ میری حالت اس طرح ہے۔ کبھی سر کے چکروں کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ درد کم ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی وقت خالی نہیں جاتا۔ مدت ہوئی نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ اکثر بیٹھے بیٹھے تکلیف ہو جاتی ہے۔ زمین پر ایک قدم اچھی طرح نہیں رکھ سکتا جیسے، سارے نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی۔ قرآت میں قل ہو اللہ بھی مشکل سے پڑھتا ہوں۔ کیوں کہ نماز کی طرف توجہ کرنے سے ساتھ ہی بخارات چڑھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔ گویا کل سی بیماری ہے۔ جو مرزا کو نہیں تھی۔ یہی نہیں مرزا کا حافظہ بھی خراب تھا اعصابی امراض بھی تھے۔ ایک جگہ اپنے حافظے کی تعریف بھی کی ہے۔ مرزا نے لکھا ہے کہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے۔ کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو۔ تب بھی بھول جاتا ہوں۔

یہ تھا مرزا کی صحت کا حال اب ذرا مرزا کے زندگی کا کوئی پہلو بھی بیماری سے خالی نظر نہیں آتا۔ جس کی زندگی بے حال ہو۔ بیماری اس کے ساتھ چمٹی پڑی ہے۔ وہ خاک اپنے رفقاء کو دین کی بات سمجھائے گا۔ دست جس کا مقدر بن چکے ہوں۔ آنکھوں کا یہ حال شوگر کی وجہ سے موتیا آ گیا ہو۔ حافظے کا یہ عالم اپنے دوستوں کی ملاقاتوں کو بھی بھول جائے۔ سر کا یہ حال کہ درد کی وجہ سے چکر کھا رہا ہو بھلا وہ بھی نبوت کے مقدس عہدے پر فائز ہو سکتا ہے۔ جس کی آنکھ کا یہ حال ہو ایک طرف سے گمنام نظر آتی ہو۔ جس کا ہر اعضاء اس کی نبوت کے جھوٹے ہونے کا گواہ ہے۔ نبی کو ۴۰ مردوں کی طاقت سے نوازا جاتا ہے۔ مگر اس کے جسم کا یہ حال کہ اگر ۱۰ سالہ بچہ بھی دھکا دے۔ تو ایک گھنٹہ تک اٹھنے کی ہمت نہ ہو۔ نبی اپنی پوری زندگی اللہ کی وحدانیت بیان کرتے ہوئے گذار گئے۔ ترم سے کلمہ طیبہ کو بیان کرتے ہوئے اپنے جسم کو خون آلودہ کرا لیا۔ مگر اس کذاب نبی کا یہ حال کہ اس نے ترم سے تقریر تو نہیں کھائے۔ مگر خود ہی مٹی کے ڈھیلے بھی ضرور کھائے۔ باقی سارے پیغمبرؑ اپنی زندگی تبلیغ کرتے ہوئے گذار گئے۔ مگر یہ کذاب عظیم دست مارتے ہوئے زندگی گذار گیا۔ اللہ ایسے جھوٹے نبیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین ثم آمین)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

روزنامہ جنگ کا مقبول عام سلسلہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حصہ اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صفحات ۴۰۰

کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے

قیمت ۱۵۰ روپے

- دلچسپ مسائل، معرکۃ الآراء سوال وجواب کا نہایت مفید اور عام فہم انداز کا مجموعہ۔ اہم ترین اضافوں کے ساتھ۔
- ایمان، عقائد، اجتہاد، تقلید، محاسن اسلام، علامات قیامت، عقیدۂ ختم نبوت، عذابِ قبر اور توہم پرستی وغیرہ ایسے بہت سے عنوانات پر مشتمل شافی جوابات کا اپنی نوعیت کا بے مثال فتاویٰ! جس کا بے تابی سے انتظار تھا۔
- کمپیوٹر کی کتابت، عمدہ طباعت اور رنگین جلد میں دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ طلباء وتاجران کیلئے خصوصی رعایت۔

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵